قطعاتِ نعت ﷺ

راجا رشید محمود

قطعاتِ نعت ﷺ

از راجا رشید محمود

قطعاتِ نعت

(شاعر کا آٹھواں مجموعۂ نعت)

شاعر	راجا رشید محمود
	ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور
	صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ، لاہور
	جنرل سیکرٹری مجلسِ سخن رجسٹرڈ، لاہور
پروف خوانی	شمیم اختر۔ کوثر پروین
کمپیوٹر کمپوزنگ	مدنی گرافکس
	(۵) حسن چیمبر۔ ایبک روڈ۔ عقب مزار
	قطب الدین ایبک۔ لاہور (فون ۷۳۵۲۹۸۹)
طباعت	نیوفائن پرنٹنگ پریس، لاہور
نگرانِ طباعت	راجا اختر محمود
	مینیجر ماہنامہ "نعت" لاہور
بائنڈر	خلیفہ عبدالمجید۔ بُک بائنڈنگ ہاؤس۔
	۳۸۔ اردو بازار لاہور
اشاعتِ اوّل	۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ
ہدیّہ	ساٹھ روپے

ناشر

نعت کدہ

اظہر منزل۔ نیو شالیمار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰

(فون: 7463684)

حضورِ اکرم ﷺ کی کنیز

حضرت بَرَکہ (اُمِّ ایمن) رضی اللہ عنہا

کے نام

جو سرکار ﷺ کی مُنہ بولی ماں تھیں

فہرست

حمد و نعت

دل کی وادی میں جمی ہے محفلِ حمدِ خدا
بس گیا ہے آنکھ میں آقا (ﷺ) کی یادوں کا جمال
جاری و ساری حریمِ فکر میں ہے ہر گھڑی
ذکرِ خالق، ذکرِ محبوبِ خدائے ذوالجلال (ﷺ)

جب خُدا فرمائے اپنے آپ کو ربِّ کریم
تو یہ ارشادِ کلامِ پاک ہے حمدِ خدا
جب کریم، آقا (ﷺ) کو فرمائے خُدائے ذوالجلال
کون ہے وُہ، نعت اس کو جو نہ مانے گا بھلا

کام لوگوں کے ہیں جتنے، جس قدر افعال ہیں
ہے خُدا بھی اُن سے واقف اور رسولُ اللہ (ﷺ) بھی
حمد ہے اُس جا، جہاں پر ہے خُدا کی یہ صفت
اور جہاں اُنؐ کا حوالہ ہے، وہ ہے نعتِ نبی (ﷺ)

خالق و ربِ عوالم ہے خدائے عزّ و جل
رحمتہ للعالمیں ہیں کون؟ خالق کے نبی (ﷺ)
سب عوالم کی ربوبیّت ہے حمدِ کبریا
نعت ہے سب کائناتوں کی منظم زندگی

جب صفاتِ خالق و مالک یہ دو لاریب ہیں
حمد کیسے ہو نہ ذکرِ رافت و رحمِ خدا
ہو گئیں دونوں صفات آقا (ﷺ) سے پھر منسوب یہ
سورۂ توبہ میں ہے گویا یہ نعتِ مصطفیٰ (ﷺ)

راز یہ اِفشا ہوا مَا یَنطِقُ کے قول سے
بات ارشاداتِ محبوبِ خدا (ﷺ) کی ہو کہیں
کبریا کی بات ہوگی یہ بقولِ کبریا
اِس طرح نعتِ پیمبر (ﷺ) حمد بھی ہے بالیقیں

ذکرِ خالق کرنے والوں کے بڑے درجات ہیں
لیکن اپنے ساتھ کرتا ہے خدا ذکرِ نبی (ﷺ)
مطلب اِس کا یہ ہوا، حمدِ خدا کے ساتھ ساتھ
نعتِ محبوبِ خدائے پاک (ﷺ) بھی ہے لازمی



ثنائے سرکار ﷺ

سوائے ذکرِ نبی (ﷺ) اور ذکر ہی کیا ہے
اِسی میں لُطف مِلا، شعر پھر کہا، نہ کہا
مقامِ سرورِ کونین (ﷺ) کی وضاحت میں
اُنھیں حبیبِ لبیبِ خدا (ﷺ) کہا، خدا نہ کہا

خود بنا کر، کس پہ خالق آپ شیدا ہو گیا
ہو گیا خوش وہ، تو کس کے خال و خد کو دیکھ کر
عالم استعجاب کا طاری ہوا عالم پہ کیوں
گم ہوا حیرت میں سایہ کس کے قد کو دیکھ کر

کہا مرے حضور (ﷺ) نے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ
تو حق کہا حضور (ﷺ) نے، خدا گواہ! سچ کہا
لگا نہ ایک اِتّہام جھوٹ کا حضور (ﷺ) پر
مخالفین تھے اگرچہ آپ (ﷺ) کے ہزارہا

←

آپ (ﷺ) کی عظمت کا چرچا ہے فرازِ عرش پر
آپ (ﷺ) کا چہرہ جمالِ نُورِ خالق کی دلیل
آپ (ﷺ) کی اُلفت نہیں جس قلب پر پرَتو فگن
اُس کی بخشش کی نہ بن آئے گی پھر کوئی سبیل

روح بن کر دلوں میں اُتری ہے
ایک صاحب جمال کی صورت
حُسن و خُوبی میں بڑھ کے آقا (ﷺ) سے
کس نے دیکھی کمال کی صورت

سرورِ ہر دو جہاں (ﷺ)، مُختارِ موجُود و عدم
خالق و مخلُوق کے ممدُوح، مدّاحِ خُدا
آپ احمد (ﷺ)، آپ حامِد، حمد بھی، حمّاد بھی
آپ (ﷺ) کی مدحت تشخّص آپ کے محمود کا

خیال پہنچا ریاضِ رسولِ اکرم (ﷺ) تک
تو لایا پھول تلطّف کے واں سے چُن چُن کے
جو بامِ عرش پر ڈالی کمند پھر اُس نے
تو ہاتھ آئے مُقدّس نقوشِ پا اُن (ﷺ) کے

کس لیے اللہ نے افلاک کی تخلیق کی
کیوں ربُوبیّت کو اپنی، اُس نے ظاہر کر دیا
بھید یہ سارے کُھلے ہیں معنیٔ لولاک سے
اُس نے محبُوبِ مکرّم (ﷺ) کے لیے سب کچھ کیا

ساری تعریفوں کے لائق تو خدا ٹھہرا، مگر
لائقِ توصیف اُس نے کر دیا محبُوب (ﷺ) کو
جن کی بے حد کی گئی تعریف و توصیف و ثنا
نام پھر سرکارِ والا (ﷺ) کا "مُحمّدؐ" کیوں نہ ہو

جو رسُول (ﷺ) آئیں گے میرے بعد، عیسیٰؑ نے کہا
احمد (ﷺ) اُن کا نام ہے، اللہ کے ہیں معتمد
یہ بشارت دی تو خواہش دل میں پیدا ہو گئی
اُمّتی محبُوبِ خالق (ﷺ) کا بنُوں مَیں مُستند

مُتّبع ہے کریم خالق کا
رنگِ مدحت دکھا رہا ہے کوئی
نعت کہتا ہے ربّ بھی، شاعر بھی
کیسا اِعزاز پا رہا ہے کوئی

آندھیوں میں چراغِ عشق جلے
گرچہ سب دُشمنانِ پیغمبر (ﷺ)
میرے درپَے ہُوئے ہیں یُوں، جیسے
گردبادوں کے ہاتھ میں پتھر

دین و دانش بھی عطائے سرورِ کونین (ﷺ) ہے
شہرِ علم آیا تو کسبِ فیض سب نے کر لیا
دین کے بھی، علم کے بھی آپؐ معدن جب ہُوئے
کیوں نہ پھر ڈھونڈیں گہر اِس میں سے ہم سارے، سدا

دل و نگاہ کی پہنائیوں پہ چھائی ہے
رُخِ رسُول (ﷺ) سے نکلی حسین قوسِ قزح
مِری نگاہ پہ تکوین کے رمُوز کھُلے
اُفق ہے حُرمتِ آقا (ﷺ)، تو دین قوسِ قزح

جو سراپا نُور ہو اور ہو سراسر مُعجزہ
رُتبہ کیوں معراج کا اس جسم نے پایا نہ ہو
اِس پہ اِستعجاب کیسا، اِس سے ہو اِنکار کیا
لامکاں تک جسم وہ کیسے گیا، آیا نہ ہو

مُعترف اعدا بھی ہیں جن کی صداقت کے رشید
دیدۂ افلاک نے ایسا اُنھیں دیکھا نہیں
آنکھ بھی جھپکی نہ جن کی، دیکھ کر ذاتِ اَحد
نُور ہیں وہ سر بسر، اُن کا کوئی سایہ نہیں

بات کرنی ہے تو معراجِ مُبارک کی کرو
ذکر اچھّا ہے رسُولِ پاک (ﷺ) کے میلاد کا
سیرتِ اطہر کی باتیں، اُن کی مدحت کا بیاں
ہے یہی حل بھی ہر اِک مُشکل کا، ہر اُفتاد کا

بہاریں رقص کیوں کرتی ہیں میرے دل کے آنگن میں
نگاہوں میں یہ کیوں مہکا ہُوا گُلزار ہر سُو ہے
ہُوا ظاہر مگر آئینۂ ذوقِ لطافت میں
کہ اِن میں بھی بسی سرکارؐ کے قدموں کی خُوشبُو ہے

جو ہیں محبُوبِ خُدا (ﷺ)، ممدُوح اپنے بھی ہیں وُہ
خالق و مخلوق ہیں اک شخصیت کے مدح گر
آئے، سَو سَو بار آئے دوستو، روزِ حساب
ہمنوایانِ خُدائے دوجہاں کو کیا خطر

❖❖❖❖

نعت النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعریف جن کی خالق و معبود خُود کرے
مدحت میں اُن کی مَیں جو لکھوں بھی تو کیا لکھوں
خامہ عطا ہو، ہاں، پرِ جبریلؑ کا مجھے
ہاں، اِذن کبریا کا ملے تو ثنا لکھوں

غنچۂ شعر جو کِھلتا ہے سرِ شاخِ خیال
عنبریں نعت کے ماحول کو کر جاتا ہے
مَیں کہاں اور کہاں مدحتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لیکن
فن یہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدموں کے طفیل آتا ہے

توفیقِ نعتِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو نصیب
بس اِک یہ اِلتماس مِری اِلتماس ہے
مدحِ رسُول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں رہیں مصرُوف روز و شب
پانچوں مِرے حواس، مِری اِلتماس ہے

تیئیس ۲۳ سال پہلے جو اِک حادثہ ہُوا
اُس حادثے نے مجُھ کو دکھایا ہے خاص موڑ
وہ دن تھا اور آج کا دن، وقفِ نعت ہُوں
غیرِ رسُولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ناتا لیا ہے توڑ

قلم اُٹھایا جو تقلیدِ کبریا میں کبھی
زمینِ نعت بنی آسمان معنیٰ کا
اک ایک مصرع مفاہیم کا بنا قامُوس
اک ایک حرف تھا گویا جہان معنیٰ کا

دولتِ مدحِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجُھ کو میسّر ہو گئی
جان کھو سکتا ہوں، اِس ثروت کو کھو سکتا نہیں
یہ وہ دولت ہے کہ جس سے حشر کے دن ایک پل
آتشِ دوزخ کا کھٹکا مجُھ کو ہو سکتا نہیں

ذکرِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہم رہے مشغُول
کی سخن گوئی اِک قرینے سے
ایسے ہر آدمی سے ہے پرخاش
جو محبّت سے اُنؐ کا نام نہ لے

دل کی دھڑکن جب کوئی اُسلوب کر لے اِختیار
چشمِ گریہ سے سُخن کہنے کا جب اِمکان ہو
جب نبی (ﷺ) کی چاہتوں میں دل پَر افشانی کرے
تب کہیں جا کر مدیحِ سرورِ ذی شان (ﷺ) ہو

سانس گھُٹتا ہے فصاحت اور بلاغت کا یہاں
رنگ اُڑتا ہے اشارات اور تشبیہات کا
شاعروں کے ہوش پَرّاں ہیں، زبانیں گُنگ ہیں
کس طرح سے ذکر ہو پھر فخرِ موجودات (ﷺ) کا

"مرحبا" کا لفظ جو کہتا ہے سامع برملا
ہُوک اُٹھتی ہے جو اِعماقِ قلوبِ زار سے
تار جذباتِ عقیدت کے جو پاتے ہیں زباں
تو فقط مضرابِ نعتِ سیّدِ ابرار (ﷺ) سے

عظمت ملی قلم کو تو شُہرت ملی مجھے
مدحت سے اور حضور (ﷺ) کے ذکرِ جمیل سے
یہ راستہ ہے منزلِ رفعت کا راستہ
ملتی ہے سرفرازی اِسی اِک سبیل سے

گُل فشاں و عطر بیز و عنبر افشاں ہو گیا
وہ قلم جو نغمۂ نعتِ نبی (ﷺ) گانے لگا
مدح میں اُس کی ہوئے نغمہ سرا حُور و ملک
وہ زباں جس پر نبی (ﷺ) کا نام جاری ہو گیا

زباں شُستہ، بیاں سحر آفریں، تسلیم ہے مجھ کو
یہ مانا، نعتِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) آپ کہتے ہیں
چلو، اونیٰ سہی، ہُوں تو اُنھی کا مدح خواں میں بھی
مرے دِل پر بھی اُن کے نام کی ہے چھاپ، کہتے ہیں

بوسے اُس نُطقِ مقدّس کے، لیے جبریلؑ نے
جس پہ نعتِ مُصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ جاری ہُوئی
جس زباں پر ہو نہ ذکرِ رحمتؐ للعالمیں (ﷺ)
وہ زباں دراصل ہے تقدیر کی ماری ہُوئی

کیسے ہو گی ایسے لوگوں سے ثنائے مُصطفیٰ (ﷺ)
کس طرح جائیں گے وہ بدبخت رُتبے آپ (ﷺ) کے
جب مشیّت کی طرف سے اِزرہِ اِنصاف و عدل
گوش و دِل پر، اور نظر پر قُفل اُن کی، پڑ گئے

میں بے ہُنر ہوں، مگر اُن ؐ کی نعت کہنے کو
تلاش حُرمتِ معنیٰ و لفظ کرتا ہُوں
فلک کی رفعتیں ہوتی ہیں گردِ پا مجھ کو
میں لُطف و کیف کی دُنیا میں جا اُترتا ہوں

درکار مجھ کو اور کچھ اِس کے سوا نہیں
خواہش جو تھی، وہ پُوری ہُوئی میری حبّذا
نعتِ نبی (ﷺ) کے واسطے مجھ کو مِلا رشیدؔ
خامہ وُہ جس سے اور کبھی کچھ نہیں لکھا

میرے دل میں کیوں نہ ہو ارضِ مُقدّس کا خیال
کیوں نہ ہو میرے لبوں پر آپ (ﷺ) کی مدح و ثنا
کِس لیے سمجھوں نہ مَیں افضل عبادت نعت کو
مَیں کہ ابنِ خانہ زادِ کُہنہ ہوں سرکار (ﷺ) کا

شعر دستِ طلب بڑھاتا ہے
مدحِ سرکار (ﷺ) میں اُدھر ہر سُو
پھر بھی واللہ پا نہیں سکتا
اُن ؐ کی تعریف پر اِدھر قابُو

←

حاضری دیتے ہوئے اُن ؐ کے درِ اقدس پر
آج تک ایک بھی مَیں نعت نہ پڑھ پایا ہُوں
یا خدا! نعت کہلوا کوئی ایسی، جس کو
اپنے سرکار (ﷺ) کے قدموں میں کھڑا ہو کے پڑھوں

کُتُب لکھی ہیں کئی گرچہ اِس حوالے سے
مَیں حرفِ نعت نہ تحریر کر سکا اب تک
نہ آئے خالقِ کونین! یہ دُعا ہے میری
سوائے مدحِ نبی (ﷺ) ایک لفظ بھی لب تک

میرے نصیب میں ہو شفاعت بروزِ حشر
میرا بھی اوج پر ہو مُقدّر، خُدا کرے
صَرفِ نظر گُناہوں سے کر کے خُدا مجھے
توفیقِ مدحِ ساقئ کوثر (ﷺ) عطا کرے

مَیں اُن میں سے نہیں جو نعت لکھ کر، نعت خواں ہو کر
محبّت کیش لوگوں سے کراتے ہیں بڑی خدمت
کوئی لالچ، کوئی تحریکِ زر اِس میں نہیں حائل
کروں گا عُمر بھر فضلِ خُدا سے نعت کی خدمت

❖❖❖❖

آدابِ نعتِ رسُول علیہ الصلوٰۃ والسلام

نعتِ رسُولِ پاک جو لکھنے کا ذوق ہے
دریا عقیدتوں کے، محبّت سے پار کر
قرطاس پر بہار کو سَو رنگ سے دکھا
سینے میں خُوشبوؤں کے اُجالے اتار کر

کہنے کو جو چلا ہے تُو نعتِ نبی (ﷺ) تو سُن
قرآں کا جو بھی حَرف ہے، وہ جانِ نعت ہے
جھگڑے سمیٹ، وحیٔ الٰہی کی بات کر
حق کا درود ہی فقط شایانِ نعت ہے

چاہتے ہو تُم اگر کرنا ثنائے مُصطفیٰ (ﷺ)
ایسے موضوعات لو، جو کر دیے خالق نے طے
لو، کیے دیتا ہوں یہ مُشکل بھی آسانی سے حل
ہر صفت سرکار (ﷺ) کی قرآن میں مرقُوم ہے

گر کوئی پیشِ نظر رکھے شریعت کی حدُود
جانتا ہو پھر محبّت کے سبھی آداب کو
حدِّ جوش و ہوش سے بھی واقفیّت ہو اُسے
تب وہ بے شک شاغلِ نعتِ رسُولِ پاک (ﷺ) ہو

جذبۂ حُبِّ نبی (ﷺ) میں اور علمِ دین میں
ہو توازُن درمیاں، جب بھی کہو نعتِ نبی (ﷺ)
نعت وہ ہے جس کے اک اک حَرف سے ہو آشکار
تازگی ایمان میں اور رُوح میں بالیدگی

نعتِ نبی (ﷺ) جو کہنا ہے اسے شاعرو، تُمھیں
سمجھو کہ ہے گزرنا تُمھیں پُل صراط سے
آنکھیں بھی باوضو ہوں، دلوں میں بھی سوز ہو
اک حَرف بھی کہو، تو کہو احتیاط سے

ملے گی منزلِ مدحتِ حضُور (ﷺ) کی نہ مجھے
زباں پہ میری اگر اِھدِنَا الصِّراط نہیں
نبی (ﷺ) کے ذکر سے قائم ہیں اَنفُس و آفاق
نبی (ﷺ) کا ذکر کبھی رُو بہ انحطاط نہیں

نعت کہنے کے لیے لفظوں کو
اپنے اشکوں سے بھگونا ہو گا
حشر میں چاہو جو ہنسنا یارو
یادِ سرکار (ﷺ) میں رونا ہو گا

سر میں سودا ہو دشتِ طیبہ کا
دل ہو دُنیا کی خواہشوں سے پرے
اِس پہ کر لے یہ اِہتمام کوئی
اپنے آقا (ﷺ) کا ذکر خُوب کرے

نبی (ﷺ) کے ذکر میں گر ہو خبر کہ تُو کیا ہے
تو تن بدن میں ترے، اِرتعاش پیدا ہو
"یہ مُنہ" یہ ذکرِ نبی (ﷺ)، معصیت کا مَیں پُتلا"
ہر ایک دل میں یہ اِحساس کاش پیدا ہو

"راعی" آقا (ﷺ) کو "مُسدّس" میں جو حالؔی نے کہا
ہو جو نادانستگی میں بھی تو گُستاخی ہے یہ
لازمی ٹھہرایا خالق نے جب اِس سے اِحتراز
حبطِ اعمالِ صحیحہ کے لیے کافی ہے یہ



مدحِ سرکار علیہ التحیۃ والثناء بہ اسلوبِ کردگار جلالہ العظیم جلّ اسمہ

کس قدر محبّت ہے اُس کو میرے آقا (ﷺ) سے
سچ ہے، کیوں نہ فرماتا آپ پر کرم خالق
انتہائے اُلفت کی یہ ادائیں بھی دیکھو
کھا رہا ہے آقا (ﷺ) کی جان کی قسم خالق

شہر جس کی میرا خالق آپ کھاتا ہے قسم
اوّل اوّل تھا وہ مکّہ، پھر مدینہ ہو گیا
کھائی سوگندِ بَلَد اِس واسطے اللہ نے
یہ شرف آقا (ﷺ) کے قدموں کے سبب اُس کو ملا

پہلے کھائی محترم محبُوب (ﷺ) کے رب کے قسم
پھر خُدا نے صاحبِ ایمان لوگوں سے کہا
اپنے ہر اِک کام میں مانیں وہ آقا (ﷺ) کو حَکَم
رنگ دیکھو دوستو، تکلیم حق کے ڈھنگ کا



یٰعِبَادِیَ کے جو ہیں مصداق، وہ خُوش بخت ہیں
اُن کو نومیدی ہو کیسے رحمتِ خلّاق سے
دیکھنا یہ ہے، کنھیں اعزاز یہ بخشا گیا
صِرف اُن کو، جو مرے سرکار (ﷺ) کے بندے ہُوئے

اُمتیں پہلی جو تھیں، اُن پر عذاب آتے رہے
اُمّتِ سرکار (ﷺ) پر لیکن عذاب آتا نہیں
وجہ اِس کی یہ ہے کہ آقا (ﷺ) کی اُمّت کے سوا
اَنْتَ فِیْھِمْ سے کسی کا مستقل ناتا نہیں

خدا نے نبی (ﷺ) کے علاوہ کسی کو
عَزِیْزٌ عَلَیْہِ کہا مَا عَنِتُّمْ؟
دیا اہلِ ایماں کو ساتھ اِس کے مُژدہ
وہی ہیں، وہی ہیں حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ

ہماری خُوش نصیبیوں کا ہو تو ہو شمار کیا
خُدا بھی ہے کریم تو حضور (ﷺ) بھی کریم ہیں
رؤف اور رحیم ہے خُدا جو سب کے واسطے
نبی (ﷺ) ہمارے واسطے رؤف اور رحیم ہیں

چارلس ہو یا مہندر سنگھ ہو یا رام داس
رحمت و رافت اُنھیں دے گا خُدائے ذُوالجلال
جو رفیق و ناصر و محمود اور فیّاض ہیں
وہ درِ سرکار (ﷺ) پر پھیلائیں گے دستِ سوال

فتحِ مکّہ ہو چکا تو دشمنوں کے واسطے
میرے آقا (ﷺ) نے کیا اعلان لَا تَثْرِیْبَ کا
مُجرموں کے واسطے "فرمانِ عفوِ عام" یہ
نُکتہ اوّل رہا اِسلام کی تہذیب کا

رب نے بھیجا ہے بنا کر سرورِ کونین (ﷺ) کو
اک مُبشّر، اک نذیر، اک شاہدِ علم و یقیں
پھر کہا، رب اور رسولِ پاک (ﷺ) پر ایمان لاؤ
اور کرو تعظیمِ پیغمبر (ﷺ)، یہ ہے دینِ مُبیں

سُورۂ نُور اور اَلْحُجُرات میں آیا ہے یہ
مت بڑھو آگے خُدا سے اور رسُولِ پاک (ﷺ) سے
جس طرح اک دُوسرے کو تُم بلاتے ہو، کہا
یُوں نہ آقا (ﷺ) کو پُکارو، کام لو اِدراک سے

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا کے ساتھ اُنْظُرْنَا کی بات
یہ بتاتی ہے کہ کوئی لفظ ایسا مت کہو
جو فرو تر رُتبۂ محبوبِ حق (ﷺ) سے ہو ذرا
یا مطابق شانِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے نہ ہو

ظُلم جانوں پر جو کر بیٹھیں، کہا اللہ نے
حاضرِ دربارِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہوں اگر
عفو پھر چاہیں، سفارش اُن کی فرمائیں حضور (ﷺ)
پھر وہ دیکھیں گے کہ ہے توّاب خالق کس قدر

جس کی خواہش ہے کہ ہو اُلفت اُسے اللہ سے
نقشِ پائے مُصطفیٰ (ﷺ) اپنائے، رب نے یہ کہا
ہو گیا ایسا تو اتنا ہو گیا خُوش بخت وہ
خُود محبّت اُس سے خلّاقِ جہاں فرمائے گا

جو خُدا، یا مُصطفیٰ (ﷺ) دے دیں کسی انسان کو
اُس پہ راضی ہونا ہی ہر بات سے بہتر ہُوا
اِکتفا اُس پر کرو، جو سرورِ کونین (ﷺ) دیں
سُورَۂ تَوْبَہْ میں یہ اِرشاد فرمایا گیا

اَلنِّسَاء اور مَائِدَہْ میں نُور کا جو ذِکر ہے
کون ایسا ہے؟ کوئی ہے ماسوائے مُصطفیٰ (ﷺ)؟
وہ تو اک رَوشن دِیا بھی ہیں، کہا قرآن نے
کیوں نہ جِنّ و اِنس ہوں مدحت سرائے مُصطفیٰ (ﷺ)

جو کہا اپنے حبیبِ پاک (ﷺ) کو قرآن میں
عِزّت اُس سے بڑھ کے، خالق سے کوئی کیا پائے گا
"اُس سے راضی ہو ہی جائیں گے بالآخر آپؐ بھی
آپؐ کا رب آپؐ کو اتنا عطا فرمائے گا"

مَیں نے چاہا بھی، تو قبلہ کیوں نہیں بدلا ابھی
سَر اُٹھا کر مُصطفیٰ (ﷺ) یوں دیکھتے تھے بار بار
"جِس طرف جی چاہتا ہے، مُنہ اُدھر کو پھیر لے"
میرے خالق نے کہا، محبوب (ﷺ)! مت ہو بے قرار

جاری و ساری ہے جو ہر عالمِ ایجاد میں
مرضئ آقا (ﷺ)، رِضائے سیّدِ ابرار (ﷺ) ہے
ذِکر کی رفعت ہو یا تبدیل ہو قبلے کا رُخ
مقصدِ خالق فقط خُوشنودئ سرکار (ﷺ) ہے

ذکرِ آقا (ﷺ) کو عطا کی ہیں خدا نے رفعتیں
ساتھ ہی اِس کا سبب بھی سب پہ ظاہر کر دیا
ہے اہم اِس آیۂ رفعت میں حرف "ل ک"
کبریا نے کام یہ صَرف "آپ (ﷺ) کی خاطر" کیا

خالقِ کُل نے لیا پیمان سب نبیوں ؑ سے یہ
گر تُمھارے عہد میں آ جائیں وُہ رحمت پناہ (ﷺ)
اُن پہ ایماں لاؤ گے؟ دوگے اُنھیں امداد بھی؟
وعدہ سب نے کر لیا تو رب ہُوا اُس پر گواہ

راہِ مُسلم سے جُدا ہو کر چلا جو رہ نوَرد
راندۂ درگاہِ سرکارِ دوعالم (ﷺ) ہو گیا
وہ مخالف ہے نبی (ﷺ) کا جو چلا اُن کے خلاف
اَلنِّسَاء میں ہے کہ وُہ ایندھن بنے گا نار کا

ہے یہ فرمانِ خُدا، مرضی سے اپنی یہ نبی (ﷺ)
جو کہیں، ہوتا ہے وہ جو وحی کرتا ہوں اِنھیں
اِس لیے اِن کا کہا دراصل ہے میرا کہا
اختیارات ایسے دیتا ہوں میں روز افزوں اِنھیں

←

وَلَوْ اَنَّھُمْ جو کہا کبریا نے
دِیا ہم سے عصیاں شعاروں کو مُژدہ
سفارش ہماری کریں گے پیمبر (ﷺ)
قبولِ خدا لازماً ہو گی توبہ

میرے آقا (ﷺ) کو کہا مجنوں جب اِک شخص نے
سُورۂ نٓ اُس کے بارے میں خدا نے بھیج دی
دس عدد بدبختیاں اُس شخص کی ظاہر ہُوئیں
رب نے پھر فرما دیا، بد اصل ہے یہ آدمی

اُس نے جب اللہ کے محبُوب (ﷺ) کی توہین کی
تو "زَنِیْم" ابنِ مغیرہ کو خُدا نے کہہ دِیا
پیش گوئی بھی یہ فرمائی کہ اس کی سُونڈ پر
داغ عبرت کا لگے گا، جو بہر صُورت لگا

بُولہب بھی، سچ تو یہ ہے، تھا چچا سرکار (ﷺ) کا
کیوں ملی اُس کو وعیدِ آیۂ "تَبَّتْ یَدَا"؟
تھی بِنا اس کی، اہانت احمدِ مختار (ﷺ) کی
اِس لیے مغضوبِ حق تھا، قہر و ظلمت میں رہا

←

کانٹے بکھیرتی تھی جو راہِ رسُول (ﷺ) میں
آقا (ﷺ) کی تھی چچی، جو تھی حَمّالَةَ الحَطَب
اُس کے گلے میں چھال کا رَسّا پڑا وُہی
پہلے ہی جس کے بارے میں فرما چکا تھا رب

بیعتِ رِضواں تھی آقا (ﷺ) سے کہ تھی اللہ سے
ہاتھ جو اَصحابؓ کے ہاتھوں پہ تھا، وہ کِس کا تھا؟
بھید یہ معلوم تھا کِس کو، سوا اللہ کے
اور اُس نے راز یہ قرآں میں اِفشا کر دیا

مُٹھی بھر وُہ سنگریزے آپ (ﷺ) نے پھینکے نہ تھے
بدْر کی جنگاہ میں پھینکے تھے جو سرکار (ﷺ) نے
یہ عمل مَیں نے کِیا تھا، آپ کہتا ہے خُدا
جس کے باعث زک اُٹھائی لشکرِ کُفّار نے

جانبِ کُفّار کنکر جس نے پھینکے بدْر میں
بیعتِ رِضواں ہُوئی جس پر بہ آئینِ وفا
ہاتھ کس کا تھا؟ وہ خالق کا تھا یا آقا (ﷺ) کا ہاتھ
دیکھنے والوں نے کیا دیکھا، خُدا نے کیا کہا

←

حُکمِ خالق ہے، کوئی آقا (ﷺ) کو مت آواز دے
گھر سے جب آجائیں باہَر، اپنی حاجت تب کہو
رُوح ہے ایمان کی، تکریمِ ذاتِ مُصطفٰی (ﷺ)
یہ نہیں تو حبْط کروا لوگے سب اعمال کو

چیخ کر اُن کو پُکارو تُم، نہ تُم آواز دو
پست آوازیں رکھو سرکار (ﷺ) کی آواز سے
احترامِ سرورِ ہر دو جہاں (ﷺ) کے دَرس میں
کبریا نے حُکم فرمایا ہے خاص انداز سے

سرکار (ﷺ) آشنا ہیں اَوْ اَدنٰی کے راز سے
اور سِرِّ لَن تَرانِیْ طُور آپ (ﷺ) ہی تو ہیں
مُجھ کو قسم ہے مَاطَغٰی کے نُورِ پاک کی
دانندۂ غیاب و حضُور آپ (ﷺ) ہی تو ہیں

قرآں کو چُوم چُوم کے، آنکھوں سے مَس کرو
قرآں میں ہے مدحتِ رُوئے حبیبِ پاک (ﷺ)
احسن اک ایک شے سے ہے، افضل بھی ہے یہی
کرتے رہو تلاوتِ رُوئے حبیبِ پاک (ﷺ)

❖❖❖

محبتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

جانتے ہو، وجہِ تخلیقِ عوالم کیا ہوئی؟
علم بھی ہے کیا تمھیں، سب کائناتیں کیوں بنیں؟
یوں کہ محبوبِ خدا (ﷺ) کو دیکھ لے ہر ایک شے
جان لے ہر چیز شانِ رحمتہ للعالمیں (ﷺ)

خود نبی الانبیاء محبوبِ حق (ﷺ) نے کہ دیا
مجھ سے بڑھ کر تم کو ہو محبوب مت کوئی بھی شے
والدین، اولاد سے بھی بڑھ کے اُلفت مجھ سے ہو
صاحبِ ایمان ہونے کی یہ واحد شرط ہے

میرے دل سے تم پوچھو، مجھ پہ وا ہے یہ عقدہ
چیز ہے عقیدہ کیا، دین کی بنا کیا ہے؟
صرف یہ پرکھ لینا، جاننا فقط اتنا
ذاتِ پاکِ سرور (ﷺ) سے، عشق تم کو کتنا ہے؟

نبی (ﷺ) سے مہر و محبت کا راز کس سے چھپا
اگرچہ اہلِ بصیرت نے لب تو اپنے سیے
نظر کی پتلی پہ بھی نقشِ روضہ ہی نکلا
دلوں کے بھید نگاہوں نے کھول کھول دیے

کیا کیا نہیں ملی ہیں مجھے سرفرازیاں
خود اپنا میں نے عرش پر پایا سرِ نیاز
مجھ کو مرے خدا نے نہ جھکنے دیا کہیں
آگے نبی (ﷺ) کے، جب سے جھکایا سرِ نیاز

جو وہ کرتا ہے، وہ کوئی اور کر سکتا نہیں
ہو نہیں سکتا مرے خالق کا کوئی بھی شریک
ہاں، مگر اُس کو محبت ہے نبی (ﷺ) سے، ہم کو بھی
اس میں تو اُس نے ہمیں بھی کر لیا خود ہی شریک

جن پر نگاہِ پاکِ حبیبِ خدا (ﷺ) ہوئی
پائی انھوں نے سطوتِ ارژنگ بے طلب
ملتے ہیں ہر غلامِ رسولِ امین (ﷺ) کو
تاج و سریر و افسر و اورنگ بے طلب

اپنی دریُوزہ گری کا بھی کوئی باعث تو ہے
کام کوئی ہو نہیں سکتا ہے ہم سے بے سَبَب
ذوقِ فنِّ شعر مانگا نعت کہنے کے لیے
قُربِ آقا (ﷺ) کے لیے کرتے ہیں جنّت کی طلب

اُس کی نگاہ ارض و سما کو ہُوئی محیط
جس پر نگاہِ پاکِ رسولِ انام (ﷺ) ہے
دنیا کی نعمتیں ہیں سب اُس کی نظر میں ہیچ
جو شخص دل سے سرورِ دیں (ﷺ) کا غُلام ہے

میرے والد میرے آقا (ﷺ) کے غلامِ خانہ زاد
والدہ میری کنیزِ فاطمہؓ ہیں بے گماں
بیوی بچّے بھی مرے، آقا (ﷺ) کے ٹُکڑوں پر پلے
اُنؐ پہ قرباں سب یہ رشتے اور تصدّق میری جاں

وہ دل کیوں قبلہ گاہِ قُدسیاں ہو گا نہ عالم میں
مکیں جس دل میں میرے سیّدِ کون و مکاں ہوں گے
مُقدّر ان کا ہے، جن کے دلوں میں آپ (ﷺ) کا گھر ہے
جو اِس دولت سے ہیں محرُوم، وہ اہلِ زیاں ہوں گے

لب پر نبی (ﷺ) کا ذکر ہو، اور بس اُنھی کا ذکر
دل میں بسا ہُوا کوئی اُن کے سوا نہ ہو
مجھ کو نفس کی آمد و شُد کے لیے رشیدؔ
غیر از ہوائے شہرِ پیمبر (ﷺ) ہوا نہ ہو

دلِ روشن پہ تیرے، نقش ہو گر قُبّۂ خضرا
اگر سرکار (ﷺ) کا ذکرِ مبارک ہو ترے لب پر
تو کیوں عرشِ بریں پر ہوں نہ چرچے تیری عظمت کے
نہ کیوں تعظیم و عزّت ہو فرشتوں سے تری بڑھ کر

کبھی جو ختم ہونے میں نہ آیا ہے، نہ آئے گا
خدا شاہد کہ ایسا سلسلہ آقا (ﷺ) کی باتیں ہیں
دل اپنا مسکنِ سرکار (ﷺ) بن جاتا نہ کیوں آخر
لبوں پر رات دن، صُبح و مسا آقا (ﷺ) کی باتیں ہیں

جو خُدا کے ہیں محبُوب (ﷺ)، اُن کے لیے
دل کی دھڑکن کو مومن نے مُختص کیا
اُس کے ایمان کی روشنی بھی گئی
جس کا دُھندلا گیا اُنس کا آئنہ

کس کس کا عمل اچھا ہے، کس کس کا بُرا ہے
ہم ادنیٰ ہوں، اعلیٰ ہوں، بُرے ہوں کہ بھلے ہوں
دربارِ رسالت میں، رہے اتنا تو ملحوظ
سر اپنا جھکائے ہوں، مؤدب تو کھڑے ہوں

شرطِ ایمان ہے اوّل، تو دُوم اُلفت ہے
کوئی فاسق ہو تو ہو۔ ہو نہ مُنافق، کافر
درِ سرکار (ﷺ) پہ پہنچے تو وہ حاصل کر لے
یاں سے ملتی ہے سکینت کی جو دولت وافر

یہ بات کیا ہے، یہ اسلام کیا ہے، مسلک کیا
نبی (ﷺ) سے عشق نہ ہو، پیرویٔ دین رہے
خدا سے اس کا تعلّق ہو؟ غیر ممکن ہے!
رسولِ پاک (ﷺ) نہ جس قلب میں مکین رہے

دولتِ عشقِ سرورِ عالم (ﷺ)
جس بھی بخت کو میسّر ہے
صاحبِ جاہ ہے، وہ ہے مُنعم
فی الحقیقت وہی تونگر ہے



تکریمِ محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء

تھے ابُو محذُورہؓ اک ساتھی مِرے سرکار (ﷺ) کے
سامنے تھی سَر میں لٹ بالوں کی، کٹواتے نہ تھے
اُس کے بارے میں کسی نے اُن سے پوچھا تو کہا
ایک دن اِس کو چھُوا تھا پیار سے سرکار (ﷺ) نے

عُمر پوچھی اک صحابیؓ سے کسی نے اِس طرح
تم بڑے ہو یا نبیؐ پاک (ﷺ)، بتلاؤ ذرا
بولے، اس میں شک نہیں، آقا و مولا (ﷺ) ہیں بڑے
مجھ سا چھوٹا شخص کچھ پہلے مگر پیدا ہُوا

قیدِ کُفّارِ ستم پیشہ میں تھے حضرت خُبیبؓ
قتل کرتے وقت اُن کو، اِک شقی کہنے لگا
"اب تو کہتے ہو گے تُم، میری جگہ ہوتے نبی (ﷺ)
بولے، "لاکھوں جانیں اُنؐ کے پائے اقدس پر فدا!"

ہو گئے تھے جن کے بھائی، باپ اور شوہر شہید
وہ صحابیہؓ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ڈھونڈتی پھرتی رہیں
دیکھا آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بخیر و عافیت جب، تو کہا
اب کسی نقصان کی پروا مجھے ہرگز نہیں

خوف کیا کھاتے کسی شے سے بھی خالد بن ولیدؓ
میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جو اِک مُوئے مبارک پاس تھا
معرکہ جو بھی ہُوا، اس میں تھے خالدؓ کامیاب
یوں، کہ تھا مُوئے مبارک اُن کی ٹوپی میں سِلا

قیسؓ تھے فرزندِ سعد ابنِ عبادہؓ اور وہ
ایک دن سرکارِ ہر عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہمراہی میں تھے
"اونٹ پر آ جاؤ یا گھر جاؤ" آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا
وہ برابر تو نہ بیٹھے اور گھر واپس ہوئے

جس جگہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھے، بیٹھتے تھے وُہ وہیں
جو کِیا آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے، کرتے تھے وہی ابنِ عُمرؓ
جس کے نیچے سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ادا کی اِک نماز
اُس شجر کی آپؓ نے کی آبیاری عُمر بھر



یادِ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذرا جو تم کبھی یادِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں روتے
جو تھوڑی دیر کو آنکھوں میں اشک بھر لیتے
تو ملتیں دونوں جہاں کی مسرّتیں تم کو
تو لطفِ خالقِ کونین کا اثر لیتے

جب کوئی غم خوار و مُونس ہو، نہ کوئی راز دار
شدّتِ یاس و الم میں کِس سے دل کی بات ہو
مَیں، کہ انسانوں کی بستی میں بھی تنہا ہوں رشیدؔ
مَر ہی جاؤں، گر نہ یاد آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی، میرے ساتھ ہو

جسم کی تطہیر تو لازم ہے ہر انسان کو
ہے مزا اُس میں، کرے جب روح بھی اکثر وضو
سچ کہوں، پاکیزگی کی انتہا ہے یہ رشیدؔ
آنکھ کے رستے کرائے ذکرِ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وضو



نگاہیں ہو گئیں خیرہ، عجب کھلا منظر
نہ آئی پھر کوئی آواز میرے کانوں تک
تھا بڑھ کے مہر سے اک ایک نقش روضے کا
سحابِ یادِ پیمبر (ﷺ) کی برق وش تھی چمک

یاد جب نشتر چبھوتی ہے تو اے ہمدم مرے!
اشکِ خوں سے جگمگا جاتا ہے دل کا کینوس
دائرے بنتا ہے ہجرِ طیبۂ اقدس کا غم
جذب کی وادی میں چھا جاتا ہے دل کا کینوس

گلشنِ تسکین میں پھل پھول آئے، جب ہوئی
رحمتہ للعالمیں (ﷺ) کی بارشِ لطف و کرم
دم قدم سے حضرتِ محبوبِ خالق (ﷺ) کے، گئی
ظلمتِ کفر و ضلالت، کلفتِ ظلم و ستم

وقتِ مولود و شبِ اسرا و ہنگامِ وصال
ربِّ ھَب لِی اُمّتِی سرکار (ﷺ) فرماتے رہے
یادِ آقا (ﷺ) حرزِ جاں کرتے، یہ سب کا فرض تھا
ہم تو اُن ﷺ سے بُعد کی ہر راگنی گاتے رہے



سراپائے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کم، بہت کم ہیں روایاتِ سراپائے نبی (ﷺ)
آنکھ بھر کر دیکھنا سرکار (ﷺ) کو، ممکن نہ تھا
کس کو یارا تھا، کرے سرکار (ﷺ) کا حلیہ بیاں
مُہر بر لب ہو گئے سارے حقیقت آشنا

اُمِّ معبدؓ، ابنِ عازبؓ، ہندؓ اور حضرت علیؓ
راویانِ حلیۂ سرکار (ﷺ) یہ چاروں ہوئے
رہ گئے یہ بھی اَدھورے چند نکتے کھول کر
کس سے ممکن ہے، سراپا آپ (ﷺ) کا دُہرا سکے

ہے محبت سے زیادہ یہ عقیدت کا اثر
ماں کا حلیہ کر نہیں سکتا کوئی بیٹا بیاں
تھی صحابہؓ کو عقیدت ماؤں سے بھی جب فزوں
پھر سراپا کس سے ہوتا میرے آقا (ﷺ) کا بیاں

←

بن رواحہؓ حضرتِ حسّانؓ اور ابنِ زُہیرؓ
حلیۂ آقا و مولا (ﷺ) کو نہ کر پائے بیاں
شعر کے پردے میں کہتے ہیں سراپائے نبی (ﷺ)
وہ، جنھیں حاصل نہیں دیدارِ سرکارِ جہاں (ﷺ)

عمرو ابنُ العاصؓ نے یُوں اپنے بیٹے سے کہا
مجھ سے مَت پوچھے کوئی حلیہ مرے سرکار (ﷺ) کا
مجھ سے مُمکن ہی نہیں، اس باب میں کچھ کہہ سکوں
مَیں نظر بھر کر اُنھیںؐ تو دیکھ ہی سکتا نہ تھا

آپ (ﷺ) کا سایہ کسی کو بھی نظر آتا نہ تھا
اِک خصوصیّت مرے سرکار (ﷺ) کی یہ بھی رہی
جب سراپا آپ (ﷺ) کا ہونا تھا آپ اپنی نظیر
اکملیّت یُوں ہُوئی، سائے کی صُورت بھی مِٹی

ایک یہ بات مرے دل کو لگی ہے کتنی
اک یہ احساس مرے ذہن پہ چھایا کیسا
میرے خالق نے جنھیں نُور بنا کر بھیجا
نُور جب اُن کا سراپا ہے، تو سایہ کیسا



حفظِ ناموسِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

واعیہ ہے دین پر جاں وار دینے کا مجھے
احترامِ سرورِ کونین (ﷺ) میرا دِین ہے
آبرو و عزّت و تکریمِ سرکارِ جہاں (ﷺ)
جانِ ایمان و یقیں ہے، عین میرا دِین ہے

مِٹ نہیں سکتے کبھی تُم، مَر نہیں سکتے کبھی
تُم پہ غالب آ نہیں سکتی جہاں کی کوئی شے
دل میں روشن ہے اگر آقا (ﷺ) کی اُلفت کا چراغ
حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کا واعیہ گر دل میں ہے

جس کو ہو ادراک اُن کے مرتبے کا، حق یہ ہے
وہ مُقدّر کا سکندر ہے، وہ قسمت کا دھنی
ہو گیا وہ بارگاہِ ایزدی میں سرفراز
سرورِ کونین (ﷺ) کی حُرمت پہ جس نے جان دی

قطعاتِ نعت

یہ محبّت کا تقاضا ہے کہ جو محبوب کو
نظرِ بد سے دیکھ لے، تم اُس کے دیدے پھوڑ دو
با حمیّت اہلِ دیں سے بھی یہی کہتا ہوں میں
وہ فنا فی النّار کر دیں شاتمِ سرکار ((ﷺ)) کو

بہشت پاؤں پڑے اور فلک سلام کرے
بسا ہُوا جو نگاہوں میں ہو نبی (ﷺ) کا جمال
جو ہو محبتِ سرکار (ﷺ) ضَوفگن دل میں
جو ہو تحفّظِ ناموسِ مُصطفیٰ (ﷺ) کا خیال

فدا ہو عزّت و ناموسِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) پر
وہ ہو اولاد میری، یا مِرے ماں باپ کی ہستی
نبی (ﷺ) کی ذاتِ اقدس سے ہماری ہستیاں قائم
بِنا ٹھہری ہماری ہستیوں کی، آپ (ﷺ) کی ہستی

حَبَّذا، حُرمتِ سرکار (ﷺ) پہ قُرباں ہونا
وار دُوں کیوں نہ ابھی جان کو، سُبحانَ اللہ
زندگی مجھ کو ملی ہے تو اُنھی کے صدقے
یہ جو اُن پر ہی تصدّق ہو تو سُبحانَ اللہ



قطعاتِ نعت

بارگاہِ مُصطفیٰ (ﷺ) میں جو بھی گُستاخی کرے
وہ ہے کافر، قتل اُس بدبخت کا واجب ہُوا
ابنِ مُنذرؒ، فاسیؒ و حنبلؒ ہوں یا قاضی عیاضؒ
ذکر سب کرتے ہیں اِس بارے میں اِک اِجماع کا

شانِ آقا (ﷺ) میں ہُوا تنقیص کا جو مرتکب
دینِ قیّم میں نہیں ہے اُس کی توبہ بھی قبول
اِس کی تفصیلات ہیں "الصّارِم المسلوُل" میں
اِبنِ تیمیہؒ نے یوں کی ہے بیاں شانِ رسول (ﷺ)

مولانا دربھنگوی نے یہ لکھا ہے صاف صاف
انبیاؑ کی جس نے کی توہین، وہ کافر ہُوا
جو اُسے کافر سمجھنے میں کرے گا پیش و پس
وہ بھی کافر ہے، یہی ہے فیصلہ اسلام کا

جس کو ہو ادراکِ وجہِ خلقتِ ہر این و آں
لائقِ تکریم ہے وہ ماہ و اختر کے لیے
جان لے وہ دین کا مقصد، سمجھ لے مُدعا
مَر مٹے وہ حفظِ ناموسِ پیمبر (ﷺ) کے لیے



عیدِ میلادِ سرکار ﷺ

ساعتِ مسعود و محمود و مبارک آ گئی
ہو گئی تشریف ارزانی مِرے سرکار (ﷺ) کی
آپ (ﷺ) کے میلاد کے جاں بخش لمحے نے رشیدؔ
بخششِ انسان کی جو راہ تھی، ہموار کی

لوگ تو واقف نہ اپنے آپ سے بھی تھے ذرا
خالق و مالک کو کیا پہچانتے، کیا مانتے
معرفت اپنی بھی اور اللہ کی بھی مل گئی
اِس جہاں میں جب وُہ سرکارِ دو عالم (ﷺ) آ گئے

وہ نہ آتے تو زمین و آسماں معدوم تھے
ہوتا اوطان و ممالک کا، نہ قوموں کا سوال
کون ہوتا شاغلِ تحمیدِ اَللّٰہُ الصَّمَدْ
یہ ہے فیضِ آمدِ محبوبِ ربِّ ذوالجلال (ﷺ)



آمدِ سرکار (ﷺ) تھی دُنیا میں رحمت کی گھٹا
جب وُہ برسی، خشک اور بنجر زمیں جل تھل ہُوئی
ختم تھے جھکڑ ضلالت کے، ستم کے گردباد
دُھول بیٹھی بے حیائی کی، مِٹی بے ہُودگی

مطلعِ مکّہ سے خُورشیدِ نبُوّت کا طلوُع
نُورِ سامانِ زمین و آسماں تھا، اور رہا
ذکر، میلادِ حبیبِ خالق و مخلوق (ﷺ) کا
بے نیازِ خامہ و لفظ و بیاں تھا، اور رہا

اہتمامِ محفلِ میلادِ پاکِ مُصطفیٰ (ﷺ)
ہو بفضلِ کبریا جب بھی کسی انسان سے
رحمتیں گھیرے میں لے لیتی ہیں اُس خُوش بخت کو
خالق اُس کو دیکھتا ہے نگہِ اِستحسان سے

عیدِ میلادُ النّبی (ﷺ) آئی ہے کیا
دَور دَورہ ہے خُوشی کا آج کل
جلوتوں میں ذکر ہے سرکار (ﷺ) کا
خلوتوں کے تُو بھی گنبد سے نکل



معراج النبی ﷺ

آپ (ﷺ) کو شاہد کہا قرآن میں اللہ نے
آپ (ﷺ) ہیں ہر فرد کے اِک اِک عمل کو جانتے
کاملیّت اِس شہادت کو ملی پھر اِس طرح
ظاہری آنکھوں سے بھی خالق کو دیکھا آپ (ﷺ) نے

لَنْ تَرَانِیْ دُوریوں کی، فاصلوں کی ترجماں
اُدْنُ مِنِّیْ میں ہے چاہت قُربتوں کی آشکار
بند اِمکانِ زیارت کا وہاں پر باب تھا
اپنے محبُوبِ مکرّم (ﷺ) کا یہاں ہے انتظار

گھر میں داخل بے اجازت ہو نہ سکتا تھا کوئی
حکم تھا، کوئی انھیں باہر سے آوازیں نہ دے
جبرئیلؑ آقا (ﷺ) کو سوتے میں جگاتے کس طرح؟
اِس لیے اِسْرا کی شب سرکار (ﷺ) اپنے گھر نہ تھے

پَیروں پر آقا (ﷺ) کے، پَر مَل کر جگایا نیند سے
کس نے؟ سَرخیلِ ملائک جبرئیلِ پاکؑ نے
پھر بھی کہتے ہیں کہ وہ خالق نہ تھا، جبریلؑ تھا
لامکاں میں جس کو دیکھا تھا شہِ لولاک (ﷺ) نے

حضرت ابراہیمؑ کو خالق نے بخشی دوستی
اور مُوسیٰؑ کو کلیمُ اللہ کا بخشا خطاب
ہے روایت حضرت عَبدُاللہ بن مسعُودؓ کی
یہ کہا آقا (ﷺ) نے، دیکھا مَیں نے رب کو بے حجاب

عَبْدُہٗ کو سَیر کروائی خُدا نے ایک رات
اِس کا مطلب ہی یہ ہے، معراج جسمانی ہُوئی
اہتمامِ وصلِ سرور (ﷺ) خُود کیا اللہ نے
آنے جانے کے سفر میں ایسے آسانی ہُوئی

رب نے بُلوایا حریمِ لامکاں میں آپ (ﷺ) کو
لائے تھے پیغام جبرئیلِ امیںؑ سرکار (ﷺ) تک
اہلِ ایماں نے کہا، سچّا ہے دعوٰی آپ (ﷺ) کا
بات جب کُفّار تک پہنچی، گئی اِنکار تک

بات اِستعجاب کی یہ ہے کہ معراجِ رسُول (ﷺ)
آج بھی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جسمانی نہ تھی
یہ اگر اک خواب تھا یا رُوح کا تھا اک سفر
تو ضرورت ہی نہ تھی کُفّار کو انکار کی

کارخانہ دار تھا وہ، آ گیا جب اُس کا دوست
اِس خُوشی میں بند اُس نے کارخانہ کر دیا
جس جگہ پر تھا کوئی پُرزہ، وہیں پر رُک گیا
دوست جب واپس ہُوا، ہر پُرزہ پھر سے چل پڑا

جان ہیں سرکار (ﷺ) عالَم کی، گئے جب عرش کو
جان نکلی تو کہاں حرکت کسی شے میں رہی
عرصۂ وصلِ خُدا کے بعد جب واپس ہُوئے
جس طرح جو چیز چھوڑی تھی، وہ ویسی ہی ملی

کب تلک آقا (ﷺ) رہے سرشارِ وصلِ کبریا
راز کی باتیں تھیں کیا مابینِ محبوب (ﷺ) و خدا
کیا ضروری ہے کہ یہ اَسرار ہم پر بھی کھُلیں
آؤ، یہ دیکھیں کہ اِس شب ہم نے کیا کچھ پا لیا



ختمِ نبوّت

زندگی آقا (ﷺ) کی جب کامل نمونہ ہو گئی
انتہا تک جب نظامِ خُلق بھی پہنچا گئے
جب وہی سارے عوالم کے لیے رحمت بھی ہیں
پھر نیا ہادی مِرا رب بھیجتا کس واسطے

اَن گنت ہیں میرے سرور (ﷺ) کے خصائص، اُن پہ پھر
منفرد ہے ہر خصوصیّت مِرے سرکار (ﷺ) کی
ہونا ختمُ المرسلیں، اللہ کی مُجھ کو قسم!
مومنوں پر خاص ہے رحمت مِرے سرکار (ﷺ) کی

دارمی میں حضرتِ جابرؓ سے مروی ہے حدیث
مُرسلوں کا رہنما ہوں، اور نہیں کرتا ہوں فخر
حشر تک کوئی نہ میرے بعد آئے گا نبی
ایسا ختمُ الانبیا ہوں، اور نہیں کرتا ہوں فخر

دی ہے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نُبوّت کی عمارت کی مثال
جو بہت آراستہ پیراستہ کر دی گئی
رہ گئی تھی اُس میں بس اِک اینٹ کی باقی جگہ
سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، وہ مُجھ سے پُر ہُوئی

ختم ہے اُن پر نُبوّت۔ بعد میں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
مُدّعی جتنے ہیں، سب دجّال اور کذّاب ہیں
یہ لکھا ہے ترمذی میں اور ابُوداؤد میں
قول جن کے مستند ہیں، اور بھی اصحاب ہیں

مومنو! آیا ہوں سارے انبیاؑ کے بعد میں
یاد رکھّو! تُم ہو ساری اُمّتوں میں آخری
اِبنِ ماجہ میں ہے یہ ارشادِ پاکِ مُصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
تُف ہے اُس پر، جو نُبوّت کا ہو اب بھی مُدّعی

مائدہ میں دین کی تکمیل کا اعلان ہے
مطمئن دل جس سے ہو جاتا ہے حق آگاہ کا
بعد ازاں دعویٰ نُبوّت کا سراسر کِذب ہے
اسودِ عنسی کا، مرزا کا، بہاءُ اللہ کا



کرمِ سرکارِ ابد قرار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دو عالم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی چشمِ کرم کے طالب ہیں
نگاہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رب کے کرم کا دروازہ
بس اِک نظر کی طلب ہے گُناہگار کو بھی
حضورؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کھولیے اب کے کرم کا دروازہ

نااُمیدی کا کام کیا دِل میں
میرے احوال سے ہیں وُہ محرم
مَیں سُناتا رہا تو سُن لیں گے
میرے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) التجائے کرم

حوصلہ دیتا ہے قولِ اَلطّالِحُ لِیْ کا ہمیں
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رحمت ہے پردہ پوشِ عاصی بے گماں
ماسوائے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے، ہے ہم گُنہگاروں کا کون
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا در چھوڑ کر جائیں تو ہم جائیں کہاں



کیوں نہ پوری سب مُرادیں اب مری ہو جائیں گی
اب نہ کیوں زیرِ قدم پاؤں گا ہر اوجِ کمال
اب کرم مجھ پر نہ کیوں فرمائے گا میرا خدا
سامنے سرکار (ﷺ) کے، وا ہے مرا دستِ سوال

حالات کے ستم کا، زمانے کے جَور کا
بارِ گراں جو سر پہ ہے، کم کیجیے حضور (ﷺ)
دل کی طلب یہی ہے، گزارش بھی ہے یہی
احقر پہ اک نگاہِ کرم کیجیے حضور (ﷺ)

دیکھ لیں آقا (ﷺ) نگاہِ لُطف سے، پہلے مجھے
مُنضبط ہو حشر کے دن نظم کاش اعصاب کا
ڈال دیں پھر میری جانب اک شفاعت کی نظر
یُوں مٹا دیں خوف دل کا، ارتعاش اعصاب کا

جیسے برف نے ڈھانپیں چوٹیاں پہاڑوں کی
اور دکھائی دیتا ہے دل رُبا حسیں منظر
کاش یُوں مرے عَیبوں، اور مری خطاؤں کو
سایہ اُن (ﷺ) کی رحمت کا ڈھانپ لے سرِ محشر

←

زیدؓ کے بیٹے اُسامہؓ پر مرے آقا حضور (ﷺ)
کتنی رافت، کتنی شفقت روز فرماتے رہے
جو کرم اُنؓ پر کیا کرتے تھے سرکارِ جہاں (ﷺ)
ابنِ اُمِّ ایمنؓ اُس پر خُوب اتراتے رہے

بارگاہِ رب میں ہے وہ لائقِ صد التفات
مُلتفت جس پر ہوئے آقا (ﷺ)، ہُوئی نظرِ کرم
حشر میں مسدُود جس پر ہو گئی راہِ نجات
اُس کو کافی ہے نبی (ﷺ) کی ایک ہی نظرِ کرم

قادرِ مُطلق کا تھا کُچھ اور ہی پہلے سلُوک
اور عصیاں کار بندے سے تھا وہ بالکل بجا
جب کیا سرکار (ﷺ) کا مَیں نے توسُّل اختیار
ہر دعا کے ماتھے پر جُھومر اجابت کا سجا

ظُلمت کی دستبرد میں ہے یہ معاشرہ
لگتا ہے، جیسے ہم ہُوئے بیگانۂ مآل
مصروفِ کاروبار ہیں یاں تاجرانِ شب
سرکار (ﷺ)! صُبحِ نو کے اُجالے کا ہے سوال!

❖❖❖❖

اختیاراتِ حبیبِ غفّار ﷺ

جہاں کی ایک اِک شے پر ہے سارا اختیار اُن ؐ کا
کہ ہیں جاگیر یہ سارے زمین و آسماں اُن ؐ کی
یہ حق ہے اور یہی شایانِ سرکارِ دوعالم (ﷺ) ہے
کہ ہے مدّاح خُود ذاتِ خداوندِ جہاں اُن ؐ کی

قاسم ہیں آپ (ﷺ)، مُعطیِ خُدائے کریم ہے
جس کو خدا سے جو بھی ملا، آپ (ﷺ) نے دیا
عرفانِ حق کا، سچ ہے، سَبَب آپ (ﷺ) ہی بنے
اللہ کا بھی ہم کو پتا آپ (ﷺ) نے دیا

اپنے آقا (ﷺ) سے کبھی عرضِ تمنّا تو کریں
کیسے ممکن ہے، نہ ہو آپ کی پُوری اُمید
وہی مختارِ دو عالم ہیں، بھکاری ہم ہیں
ہم کو آقا (ﷺ) سے یہاں بھی ہے، وہاں بھی اُمید

جو ذکرِ عُقبیٰ ہے مطلُوب دوستو، تو سنو
مِرے حضور (ﷺ) ہیں کافی، مِرا خدا ہے بہت
نہیں ہے خوف قیامت کا، روزِ محشر کا
مُجھے تو صِرف شفاعت کا آسرا ہے بہت

سفارش میری فرمائے گا میرا خالق و مالک
بالآخر بند ہو جائے گا غُرفہ رنج و فُرقت کا
کرم فرمائیں گے مُجھ پر شفیعُ المذنبیں (ﷺ) میرے
کُھلے گا مجُھ سے عاصی پر بھی دروازہ شفاعت کا

مُلتفت ہر حال میں سرکار (ﷺ) ہونے چاہییں
مُجھ سے پُوچھو تو یہی سَو بات کی ہے ایک بات
کیا بگاڑے گا مِرا یہ آفتابِ روزِ حشر
سایہ افگن ہو مِرے سر پر جو نخلِ التفات

چُھپے گا جسم نہ تشکیک کی رِدا سے کبھی
پھٹا ذرا سا کہیں سے اگر لباسِ یقیں
اگر یقین ہو آقا (ﷺ) کی رحمتوں کا تمھیں
تو روزِ حشر کی گرمی کا پھر گُماں بھی نہیں

سرکار (ﷺ) کی رِضا پہ ہے موقوف فیصلہ
کیا فرق اِس میں دوستو! وہ آج ہو یا کل
چشمِ کرم سے اُنؐ کی جو ہو گا مِرے لیے
ہو گا بروزِ حشر وُہی نافذُ العمل

* * *

میرے عصیاں کیا دکھائیں گے مجھے یومُ النشور
لرزہ بر اندام رہتا تھا بایں خوف و خطر
ڈر نہیں ہے عدل کا اب، خوف میزاں کا نہیں
لُطفِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) جب سے ہے پیشِ نظر

* * *

مُصطفیٰ (ﷺ) کی رحمتیں اُتریں حریمِ شوق میں
مُصطفیٰ (ﷺ) ہر بات سُنتے ہیں سرِ بزمِ طلب
حشر کے دن سب سے پہلے ہے شفاعت آپ (ﷺ) کی
آپ (ﷺ) ہی دنیا میں میرے ہیں سرِ بزمِ طلب

* * *

جس سخی کے در سے ملتی ہے ہر اک نعمت مجھے
اُس سخی کے در پہ ہُوں مَیں آج تک بیٹھا ہُوا
قاسمِ نعمت وہی ہیں۔ آہ، وہ انساں مگر
جس کے دل میں اِس حوالے سے ہو شک بیٹھا ہُوا

تیر اُحد کی جنگ میں حضرت قتادہؓ کے لگا
آنکھ نکلی یُوں کہ ہاتھوں میں اُنھوں نے تھام لی
پھر وہ ڈھیلا آنکھ میں آقا (ﷺ) نے واپس رکھ دیا
آنکھ اچھی ہو گئی اور روشنی بھی تیز تھی

* * *

بارگاہِ مُصطفیٰ (ﷺ) میں عرض کی انصار نے
روز مکّہ والے کر سکتے ہیں عُمرہ، ہم نہیں
جو قُبا میں نفل پڑھتا ہے، کہا سرکار (ﷺ) نے
اُس کا عُمرہ مکّہ کے عُمرے سے کچھ بھی کم نہیں

* * *

چل رہا ہے ایک نظمِ خاص رحمت کے سبب
دُور تک پھیلے ہوئے سارے عوالم کا نظام
اختیار و قبضۂ قدرت میں ہے اللہ کے
رحمتِ عالم (ﷺ) کے لیکن نام سے چلتا ہے کام

* * *

چاند ہم کو چاندنی دیتا ہے، سُورج روشنی
چل رہی ہے اک مُرتّب شکل میں ہر کائنات
دوسروں سے کوئی سیّارہ بھی ٹکراتا نہیں
اس کا باعث ہے تو واحد رحمتِ عالم (ﷺ) کی ذات

جو ملا، جس کو ملا، اُس کا سبب سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں
پائی ہے ایک ایک شے نے زندگی اُن کے طفیل
جو جہاں پہنچا، ہیں باعث اُس کے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی مرے
معرفت خالق کی بھی حاصل ہُوئی اُن کے طفیل

تُم مجھے کچھ ہی کہو، جو نام دنیا ہو، سو دو
میرے دل پر تو اثر جس کا ہے اور جو ہے، سو ہے
کیوں نہ مانگوں مَیں اُنھی سے، جو بھی کچھ درکار ہو
مجھ کو اُن کے در سے ہر اِک چیز مل جاتی جو ہے

جس کو جو چاہیں، عطا فرمائیں میرے مُصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اُن کو خالق نے عطا فرمائے ایسے اختیار
جب یہ صُورت ہے تو آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نعت گو محمودؔ پر
کیوں نہ پھر فرمائیں گے الطاف بے حدّ و شمار

اختیاراتِ رسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کیا بات ہے
جو بھی مانگا مَیں نے، وہ مجھ کو عطا فرما دِیا
سب سے بڑھ کر ہے کرم سرکارِ والا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہی
مجھ کو ذوقِ حاضریٔ طیبہ و بطحا دِیا



مدینۃ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر

مرجعِ خاص و عام ہونا تھی
بارگاہِ رسولِ عالمیاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
سب اُسی در سے فیض پاتے ہیں
حُور و افرشتہ ہوں کہ اِنس و جاں

ہمیں طیبہ سے اُلفت ہے کہیں اولاد سے بڑھ کر
یہاں کا ذرّہ ذرّہ ہے درخشاں تر مَہ و خُور سے
یہ یثرب تھا، بنا جن کے قدومِ پاک سے طیبہ
مقام اُن کا نہ پھر ہو ماورا کیونکر تصوُّر سے

گُلستاں ہیں نثار اُن پر، تصدّق اُن پہ اَنجُم ہیں
گُل و ریحان و سُنبُل سے ہیں بڑھ کر خار طیبہ کے
ہزاروں جنّتیں قلب و نظر کی، اُن سے پیدا ہیں
ہماری آنکھ سے دیکھے، کوئی اشجار طیبہ کے



قطعاتِ نعت

سکونِ دل، مسرّت اور طمانینت اگر چاہو
اگر چاہو، نہ پاس آئیں تمھارے، رنج دنیا کے
تو دل کے کینوس پر جذب کے دستِ نگاریں سے
بناؤ گنبدِ اخضر کے ہر صبح و مسا خاکے

دل و نظر کے اُفق پر مثالِ مہرِ مُنیر
ضیا فروز ہُوئی ہے محبّتِ طیبہ
زباں پہ ہوں گے درود و سلام کے نغمے
بہشت مُجھ کو ملے گی بصُورتِ طیبہ

شہر جس کی میرا خالق آپ کھاتا ہے قسم
اوّل اوّل تھا وہ "مکّہ"، پھر مدینہ ہو گیا
کھائی سوگندِ بَلَدْ اِس واسطے اللہ نے
یہ شرف آقا (ﷺ) کے قدموں کے سبب اُس کو ملا

وہ روشن سبز گُنبد ہو کہ اُس کا عکسِ رخشندہ
رہے گا یہ نظارہ رُوح پرور رہتی دنیا تک
اِسی کے فیض سے، اِس کے توسُّط سے، وسیلے سے
ضیا افگن رہیں گے ماہ و اختر رہتی دنیا تک

قطعاتِ نعت

بہاریں رُوح پرور بن کے نظروں میں سمائی ہیں
بچھی ہے ایک ہریالی کی چادر دل کے آنگن میں
خوشا قسمت کہ اک شب پا لیا اپنی مُرادوں کو
زیارت سبز گنبد کی ہُوئی رُویائے روشن میں

اے مسافر! سُرخ بتّی گمرہی کا نام ہے
سبز بتّی سے ملی ہے راہ داری کی خبر
زندگی میں کامیابی سے بڑھا جاتا ہُوں میں
نُور کا اک سبز ہالہ ہے مِرے پیشِ نظر

رنگ ہے جو سُرخ، وہ ہے قتل و غارت کی دلیل
زرد ہے تو وہ ہے پت جھڑ کا، خزاؤں کا نشاں
اور نیلا ہو تو حدّت خُون کی ہوتی نہیں
سبز رنگ ایسا ہے جس سے ہیں بہاریں گُل فشاں

سراسر رنگ و نکہت ہے، گلاب آسا، سرور آگیں
لیے ہے اپنے اندر ایک نورِ آگہی مٹّی
بنائے آنکھ کا سُرمہ، اگر چشمِ فلک دیکھے
وہ نعلینِ نبی (ﷺ) کے ساتھ مَس کرتی ہوئی مٹّی!

احُد سے ہے مرے آقا حضور (ﷺ) کو اُلفت
مَیں اُس کے ذرّوں پہ جاں کیوں نہ پھر نثار کروں
مَیں سر بلند ہُوں آقا (ﷺ)! مجُھے عرُوج ملے
احُد پہاڑ کا مَیں بھی جو سنگ ریزہ بنُوں

جب تک بہ پیشِ خالق و مالک دُعائیں کیں
لگتا تھا، گویا نالہ مرا رائیگاں گیا
جب شہرِ التفات کا در مل گیا مجُھے
میری نوا کا سلسلہ تا آسماں گیا

دوستوں سے جب بھی کوئی بات مَیں کرنے لگوُں
جب بھی طاری مجُھ پہ ہو کیفیّتِ فکرِ سُخن
یادِ طیَبہ ہی سے پاتا ہُوں مَیں لُطفِ آگہی
ذکرِ طیَبہ ہی کی اپنے دل میں رکھتا ہُوں لگن

نبی (ﷺ) کے شہر کو دارُالفنائے دُنیا میں
عزیز رکھتا ہوں، دارُالبقا سمجھتا ہُوں
درِ حضور (ﷺ) پہ حاضر نہ ہو سکوُں جس سال
مَیں خود کو مُفلس و بیمار سا سمجھتا ہُوں



مدینہ کریمہ سے دوری
علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

ذہن پر سُرخی تو زردی چھا گئی جذبات پر
آنکھ میں اب ناچتے ہیں لاجوردی دائرے
اے خُدا! مجُھ کو عطا کر سبز گنُبد کی بہار
کِشت جذبوں کی ہوائے طیَبہ سے پھُولے پھلے

اشکِ ہجرِ طیَبہ سے تر ہُوا مرا دامن
صدمے اُس سے دُوری کے سَہ رہا ہُوں، جتنے ہیں
سر بہ سر ہے سنّاٹا، سُو بہ سُو ہے ویرانی
ہَونکتی بلائیں ہیں، بھُوت پریت فِتنے ہیں

یہ اذنِ دید میں جو ہے تاخیر ہو رہی
یہ ٹمٹما رہا ہے دِیا جو اُمید کا
ایسا نہ ہو کہ ڈال لے مُنہ پر نقاب چاند
ایسا نہ ہو، پیام ہی آئے نہ عید کا

←

احساس یُوں ہے جیسے اک بیکار چیز ہو
جذبے ہیں سَرد، ذہن پہ چھایا غُبار ہے
آنکھوں کا نُور مجُھ سے تکلّف بَرت گیا
طیبہ پہنچنے کو جو یہ دل بے قرار ہے

ایک ہے مِرا یارو جب یہ ظاہر و باطن
اِس لیے اُداسی ہے، دُور ہوں مدینے سے
چھا گئی ہے مایُوسی، حُزن ہے طبیعت میں
کیفیت جو اندر ہے، آئنہ ہے چہرے سے

گھُلا ہوں شمع سا کل رات نعت کہنے میں
یہ ہے وفورِ تپِ ہجرِ مُصطفیٰ (ﷺ) کا ثمر
یہ دُوریاں، یہ جُدائی ہے اک نظر کی بات
بنامِ حق، مِرے سرکار (ﷺ)! مجُھ پہ ایک نظر!

اک دہکتا ہُوا خوُرشید ہے مجبُوری کا
وائے قسمت، جو مِرے صحنِ مکاں میں اُترا
کیسے زندہ ہوں، میں کیوں زندہ ہوں یارو، جب سے
ناوکِ ہجرِ مدینہ رگِ جاں میں اُترا

←

ہو اشارہ تو پھر چلوں طیبہ
میں تو بس آپ (ﷺ) ہی کے بس میں ہُوں
مجُھ پہ ہو جائے پھر کرم آقا (ﷺ)
نااُمیدی کی دسترس میں ہُوں

چھُپ گیا اندھیروں میں پھر ستارۂ قسمت
دُوریٔ مدینہ کا دل میں درد پھر چمکا
ہو گئی ہیں پھر غائب گرم جوشیاں دل کی
رہ گیا ہے اک پیکر سرد مہریٔ غم کا

۹۰ء اور ۹۴ء میں
مَیں بہ امرِ مجبوری
جا نہیں سکا طیبہ
وائے ظُلمِ مجبُوری

دُوریٔ مدینہ میں سال بھر تڑپتا ہُوں
پھر کہیں مُقدّر سے چند روز ملتے ہیں
خارِ زارِ مجبُوری دل کو چھید دیتا ہے
غنچے تب بشاشت کے، خُرّمی کے کِھلتے ہیں

❖❖❖❖

شہرِ رحمت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تمنّا

سبز بتّی جلے گی آنکھوں میں
گنبدِ پاک ہو گا نُور افزا
پھر مرے دل کی شاہراہوں سے
خواہشوں کا جلُوس گزرے گا

یہی دعا ہے مری، اور یہی تمنّا ہے
دیا اُمید کا دل میں نہ میں بُجھا دیکھوں
طلوعِ دیدِ مدینہ کی آس باقی ہو
درِ حضُور (ﷺ) پر جب تک نہ میں پہنچ جاؤں

مدینہ جانے کی صُورت نہ ہو اگر کوئی
وہاں پہنچنے کی خواہش تو بے پناہ رہے
میسّر آئے نہ جب تک زیارتِ طیبہ
خیال میں تو پیمبر (ﷺ) کی بارگاہ رہے

وہ دن گئے کہ مرا دل خزاں رسیدہ تھا
مَیں تشنہ لب تھا، مری آنکھ میں تھے زرد سے رنگ
ملی ہے اب مجھے طیبہ سے راحتوں کی نوید
بکھر گئے ہیں تمنّا پہ اب گُلاب کے رنگ

میرے آقا (ﷺ) کے الطاف و اکرام سے
مجھ کو حصّہ بقدرِ کفایت ملے
دُور ہوں سب گراں باریاں سانس کی
پھر حضُوری کی بھی مجھ کو ساعت ملے

چمکے مرا نصیب بھی، مَیں بھی ہوں کامگار
نسبت ہو اُستوار خُدا کے رسُول (ﷺ) سے
دُنیا و آخرت میں الٰہی، ہُوں سُرخرو
چہرہ مرا اَٹے رہِ طیبہ کی دُھول سے

اک ایک لمحہ گزرتا ہے میرا جنّت میں
اک ایک لحظہ مجھے آپ (ﷺ) کا تصوُّر ہے
مجھے ہو اذن، کہ آؤں دیارِ طیبہ میں
رفیق جذب مرا، رہنما تصوُّر ہے

سچ کہا، ہر کام سے وابستہ ہے اُس کا سبب
بے سبب کر ہی نہیں سکتا ہے کوئی بھاگ دوڑ
آشکارا دل کی دھڑکن، نبض کی تیزی سے ہے
طیبہ جانے کی لگن میں ہے یہ ساری بھاگ دوڑ

دیکھیں، خُدا دِکھاتا ہے وہ روز کب ہمیں
جس دن کہ موت سے بھی روا ہم کو جنگ ہے
بس اک لگن لگی ہے کہ طیبہ رسائی ہو
دل کو نہ اور آس، نہ کوئی اُمنگ ہے

دل میں یادِ شہِ والا (ﷺ) ہو فزوں، اور فزوں
سبز گنبد کو نگاہوں میں سمائے رکھنا
شہرِ طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک
آرزوؤں کا حسیں شہر بسائے رکھنا

عرشِ اعظم سے بڑھ کے حاصل ہے
مرقدِ سرورِ جہاں (ﷺ) کو شرف
دل کی گہرائیوں سے ہے یہ دُعا
ہو نگہ مرتے وقت اُسی کی طرف

نام کو سبزہ نہیں، ہیں بے ثمر اشجار بھی
شاید آئی ہی نہیں اِس بار طیبہ سے ہوا
صحنِ باغ و راغ میں شادابیاں تو اُس سے ہیں
رمز کی یہ بات کہتا ہے دلِ حق آشنا

جنّت کی آرزو، نہ مجھے حُور سے غرض
آقا (ﷺ) یہ بات حُسنِ طلب کی ہے، پیار کی
ہر سال ہو غلام کی طیبہ میں حاضری
مٹّی بھی ہو نصیب مجھے اُس دیار کی

جو موت آئے مدینے کی راہ میں ہم کو
تو زندگی بہ صعوبت کمال سستی ہے
حضور (ﷺ) آپ کے قدموں سے ہے حیات، حیات
حضور (ﷺ) آپ کے دم سے ہماری ہستی ہے

دل مرا حُسنِ تخیُّل کا مُقلّد ہے، مگر
اِس سے بڑھ کر بھی تو کوئی شے ہے اس پر عکس ریز
لمبیاں لیتا ہے طیبہ کو وہ کیسے شوق میں
راہبر آہستہ رَو ہے اور رہرو تیز تیز

نشیب یہ ہے، کوئی دُور ہو مدینے سے
فراز یہ ہے کہ اُس در پہ ہو جبینِ نیاز
خراب و خستہ جسے آج کہہ رہے ہو رشیدؔ
یہ کل ہی دیکھنا، ہوگی حیات سرافراز

سرسراہٹ، سنسناہٹ کی ادا
دوستو! مجھ کو نویدِ عید ہے
لائی ہے جو یہ مدینے سے ہوا
بازگشتِ آرزوئے دید ہے

رکاوٹو! مِرے رستے سے دُور ہٹ جاؤ
مَیں شہرِ سرورِ کونین (ﷺ) کا مسافر ہوں
دُعا ہے، سر ہو نِگوں اور چشم پُرنم ہو
بہ طِیبِ دل مَیں درِ مُصطفیٰ (ﷺ) پہ حاضر ہوں

مِرے نصیب میں کب ہو گی صُبحِ طیبہ کی
کٹے گی کون سے دن انتظار کی ساعت
نظر میں ہوگا مِری کب وہ گُنبدِ خضرا
نگاہیں دیکھیں گی کِس دن بہار کی ساعت

چاہتا ہُوں، طیبہ جاؤں آؤں، اور پھر جاؤں مَیں
میرا مستقبل اگر گزرے تو بس اِس حال میں
اِس تگ و دو میں میسّر ہو نہ فُرصت کی گھڑی
مَیں رہُوں مانندِ قیدی خواہشوں کے جال میں

حُجلۂ دل میں دستک دی ہے ٹھنڈک نے
رُوح کے روشن دان سے آئی سَرد ہَوا
یاد کِیا لو، شہرِ محبّت نے مجھ کو
ہجر کے چہرے کا رنگ آخر زرد ہُوا

خدا کرے کہ مَیں پہنچوں دیارِ آقا (ﷺ) میں
خدا کرے کہ نہ یہ فاصلے کی دُوری ہو
دماغ عرش پہ ہو، سر ہو اُنؐ کے قدموں میں
نویدِ دید ملے، لمحۂ حضوری ہو

نبی (ﷺ) کے آگے ہے سب ہیچ شخصیت کا طِلسم
مدینہ جاؤں تو مَیں شخصیت کو کھو جاؤں
زمانے بھر کے نِعَم کو اُلٹ کے ٹھوکر سے
گدائے کُوئے رسولِ کریم (ﷺ) ہو جاؤں

قطعاتِ نعت

آنکھ تو شب بھر سُلگتی ہے، مگر لگتی نہیں
گوشۂ چشمِ تمنّا دیدۂ کوکب ہُوا
بازدیدِ شہرِ سرکارِ دوعالم (ﷺ) کا خیال
دل کی خلوت میں نہاں تھا، اب سوالِ لب ہُوا

سفر کا شوق جو وافر ہے ہم کو
مدینے کے سوا جاتے کہاں ہیں
وہاں راتوں کو آنکھوں بند رہتیں
ہم ایسے نیند کے ماتے کہاں ہیں

شہرِ نبی (ﷺ) تک جا پہنچوں گا آخر میں
پا جاؤں گا جنّت اپنے خوابوں کی
خوشیاں استقبال کریں گی بڑھ بڑھ کر
تعبیروں کی حُوریں ناز دکھائیں گی

کسی نے مجھ کو نوید دی ہے
کہ جا سکوں گا دیارِ طیبہ
دل و نظر میں ہے پھر سمایا
سرُور خوشیوں بھری فضا کا

←

قطعاتِ نعت

شہرِ الفت سے ہوائے لُطف کی ہیں مُنتظر
ساعتیں دِن کی ہوں یا لمحات میری رات کے
ایک عرصے سے کُھلے ہیں اس کے استقبال کو
غُرفے نظروں کے، جھروکے میرے احساسات کے

جان چھوٹے گی مری کب تک مرے ماحول سے
کب وہ دن آئے گا جب جاؤں گا طیبہ کی طرف
میرے آقا (ﷺ) مجھ سیہ رُو کو بُلائیں گے ضرور
حاضری کا لطف پاؤں گا، حضوری کا شرف

میرے دل کے حال سے واقف ہے خلّاقِ جہاں
اور کیفیت نہیں مخفی کوئی سرکار (ﷺ) سے
کلبۂ جاں سال بھر پُر نور رہتا ہے مرا
خواہشاتِ حاضریٔ شہرِ پُر انوار سے

نیند میں جو پچھلے مہینوں سے نظر آتے تھے خواب
آج کل وہ جاگتے میں بھی نظر آنے لگے
یا خُدا! تعبیر ہو مجھ کو بھی خوابوں کی عطا
آشنا عُمرے پہ طیبہ کی طرف جانے لگے

❖❖❖❖

شہرِ نور میں حاضری
علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

قدم قدم اُلفت کی رہ پر
طیبہ تک جو چل کر پہنچیں
اہلِ نظر سب آئیں، دیکھیں
دُھول اَٹی روشن تصویریں

اے خوشا قسمت، گیا جو شخص طیبہ کی طرف
وہ مقدّر کا دھنی تھا، تھا وہی منزل نصیب
وہ طمانینت شناسا پا گیا رازِ سکوں
بس اُسی خوشی بخت کو ہو گا قرارِ دل نصیب

سرِ کہسار آتی ہیں نظر جو دودھیا لہریں
اور اُن پر دُھوپ پڑنے سے جو کیفیّت اُبھرتی ہے
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ روضے کی تجلّی سے
مرے دل پر بھی ویسی نُور کی چادر اُترتی ہے

محبّت کا تقاضا ہے کہ ہوں آنکھوں میں آنسو بھی
ہو طاری دل میں رِقّت بھی، یہی آئینِ خاطر ہے
جو دیکھا اُن (صلی اللہ علیہ وسلم) کا روضہ، دل پسیجا، آ گئے آنسو
یہی اک کیفیت تو باعثِ تسکینِ خاطر ہے

مَیں ہُوں آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے تمنّائی لُطف و مرحمت
گرچہ اب تک زندگانی میری عصیاں کوش ہے
دیکھتا ہُوں سامنے اب گُنبدِ خضرا رشید
میری نظریں ہیں سوالی، اور زباں خاموش ہے

سر زمیں طیبہ کی ہے دولت سرا سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
مَیں وہاں جاتا ہوں جب بھی، میرا یہ ہوتا ہے حال
قلب مُضطر، چشم پُرنم، رُوح خنداں، جاں گداز
دل سراسر اک تمنّا، آنکھ یکسر اک سوال

مُلکِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پہنچے تو ملا ہے آرام
تھا وطن میں تو بہت شور شرابا دل کا
سبز گنبد کے اثر سے ہے بہاروں کا سماں
کیسا آباد ہُوا ہے یہ خرابہ دل کا!

قطعاتِ نعت

نظر اُٹھی جو گُلِ التفات کی جانب
کھنچا ہُوا مَیں مدینہ کی سمت چلتا گیا
رسائیوں میں وہاں کی، بڑا تلطّف ہے
جو اور دل سے اُٹھی آرزو، مسلتا گیا

معصیت کی راکھ آخر بہ نہ جاتی کس طرح
جب مِرے اشکِ خجالت کا رواں جیحوں رہا
جا ہی پہنچا مَیں مدینے، کیفیت بدلی مِری
اب غمِ دنیا و دیں سے ہو گیا میں ہُوں رہا

دُوریٔ طیبہ کی حدّت اب نہیں
جو تصوُّر ہے، وہ جلوہ بیز ہے
جس میں بہتا جا رہا ہُوں اِن دنوں
رحمتوں کی جُوئے دل آویز ہے

مَیں شہرِ نور سے تھا دُور، تو مِرے دل میں
الاؤ ہجرِ مدینہ کا اِک سُلگتا تھا
مگر نصیب ہوئیں حاضری کی جب خُوشیاں
فسانہ دُوریوں کا پھر سُنا نہ سکتا تھا

قطعاتِ نعت

کرے گا جسم کو بھی پاک حرصِ دُنیا سے
جو شہرِ نُور مِری رُوح کو اُجالے گا
یہ قلب ہو گا جو معمور اُنؐ کی شفقت سے
تو یہ دماغ مزا اُن (ﷺ) کے لُطف کا لے گا

مُستنیرِ مرحمت بختِ سیہ ایسا ہُوا
راستے ہی میں مٹا حرماں نصیبی کا خیال
رُوح سرشارِ کرم ہائے فراواں ہو گئی
زندگی طیبہ پہنچتے ہی بنی دستِ سوال

جب تک نہ کی تھی میرے مُقدّر نے یاوری
جب تک مَیں شہرِ سرورِ عالم (ﷺ) گیا نہ تھا
جب تک نہ تھا مَیں لذّتِ سجدہ سے آشنا
میرا کسی خوشی سے کوئی واسطہ نہ تھا

جو وہاں حاضر تھے، اُن کے تن پہ تھے اُجلے لباس
مَیں چلا تھا معصیت کی دھجّیاں اوڑھے ہُوئے
مجھ کو اُس دربار سے پھر بھی نہ دُھتکارا گیا
کیا کہُوں، مجھ پر کرم سرکار (ﷺ) کے کتنے ہُوئے

میری کوئی بات خُود مجھ سے تو پوشیدہ نہیں
مَیں کہ اپنی خامیوں سے آپ خُوب آگاہ ہُوں
جالیوں کو چُومنا خواہش کسی کی ہو تو ہو
مُجھ کو تو ہاتھوں سے مَس کرنا بھی لگتا ہے جنُوں

بارگاہِ سرور (ﷺ) میں دست بستہ حاضر ہو
حاضری کا اُس جا پر یہ قرینہ' یہ ڈھب ہے
دیکھتا ہے صِرف اتنا میرا خالق و مالک
جو ہے زائرِ طیبہ' کس قدر مُؤدّب ہے

سر آنکھوں پہ رکھنا ہر اِک شے یہاں کی
مدینے کی ہر ایک شے محترم ہے
جو ہو با ادب تو سمجھ لو کہ تُم پر
خُدا کا اور اُس کے نبی (ﷺ) کا کرم ہے

دنگ ہیں احباب سب میرا مُقدّر دیکھ کر
اِس طرح پوری تمنّائے جبیں سائی ہُوئی
کُھل گیا میری دُعاؤں کے لیے بابِ قبول
مادرِ سرکار (ﷺ) کے در پر پذیرائی ہُوئی



شہرِ سرکار سے واپسی
علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

کب خُدا پہنچائے گا' کیسے وہاں پہنچوں گا مَیں
تھا بہت بے چین طیبہ دیکھنے کے واسطے
جا کے لَوٹ آیا تو پہلے سے فزوں ہے اضطراب
اب کہاں ہے چین ممکن' اب تو دیکھ آیا اُسے

ایک یہ احساس نیندیں ہی چُرا کر لے گیا
دُور مجھ سے کیوں ہُوا شہرِ شہِ ہر خُشک و تر (ﷺ)
میرے سینے میں کسک سی بن گیا ہے یہ خیال
طیبہ جا کر' پھر چلا آیا ہُوں کیسے لوٹ کر

پھیلتی بڑھتی ہُوئی میری تمنّاؤں کی بیل
قلب کی دیوار پر نشوونما پاتی ہے کیوں
خواہشِ دیدارِ طیبہ تو مِری پُوری ہُوئی
آنکھ کی حسرت کو مِٹنا تھا' بڑھی جاتی ہے کیوں

مسجد و منبر، ریاض الجنّہ اور قدمینِ پاک
جالیاں وہ نور کی، وہ سبز گنبد اور وہ گھر
رہ گیا ہے دل وہیں، خُود تو چلا آیا ہُوں مَیں
حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیبہ دیکھ کر؟

لوٹ کر طیبہ سے جب آیا تو یاروں نے کہا
"کچھ بتائیں، آپ کے احوال کی صُورت تھی کیا؟"
ماجرا دل کا بتاتا کس طرح، بے خُود تھا مَیں
آنکھ تھی پُرنم، زباں پر مُہر تھی، سر تھا جُھکا

کُھل کے برسا اب کے، ابرِ لُطفِ سرکارِ جہاں (ﷺ)
بارشِ رحمت نے سر سے پاؤں تک نہلا دِیا
آ کے طیبہ سے بھی ہُوں سرشارِ فیضِ مرحمت
دل میں روشن ہو گیا پُر کیف یادوں کا دِیا

تُبّعؓ سے، ہاں مومنِ اوّل سے پوچھو راز یہ
اہلِ یثرب کا معانِد تھا کہ وہ مہمان تھا؟
زائرینِ "۹۲" سے پُوچھنا پھر کیا ضرور
اُن سے اہلِ طیبہ نے کتنا سلوک اچھا کیا

آ گئیں رعنائیاں اِس میں بھری برسات کی
دیدِ طیبہ سے ہُوئی ہے چشمِ پُرنم مستفید
اب ہُوئی رِقّت کی دولت یاد کے باعث نصیب
یُوں ہُوئے لُطفِ شہِ کونین (ﷺ) سے ہم مستفید

رات کالی ہے، ڈراتی ہے ہیولوں سے مجھے
زرد رُو مہر چمکتا ہے مِرے آنگن میں
جب سے اُس شہرِ مُقدّس سے ہُوا ہُوں واپس
اک کسک سی ہے دلِ زار کی ہر دھڑکن میں

گزر رہی ہے محبّت میں اپنی ہر ساعت
بسا ہے یاد کی خوشبو میں اپنا ہر لمحہ
ہُوئی ہے واپسی طیبہ سے اپنی جس دن سے
دکھا رہا ہے نیا ایک سپنا ہر لمحہ

مَیں جب سے آیا ہُوں اُس سر زمین سے واپس
ملے ہیں مجھ کو کئی بار کارواں غم کے
دیا ہے یادِ مدینہ نے قلب کو اک داغ
چراغ چشمِ وفا میں جلے ہیں شبنم کے

ہر خُوشی غمی دیکھی، جو بھی شے ہے دنیا کی
بُھول بُھول جاتا ہوں، یادداشت ایسی ہے
فصلِ یادِ طیبہ کی پھلتی پُھولتی پائی
حافظے کی کھیتی پر اک یہ کاشت ایسی ہے

جس سفر سے بھی ہُوئی ہے واپسی گھر کی طرف
اک مسرّت، اک خوشی ہر مرتبہ ہمراہ تھی
واپسی طیبہ سے لیکن جب ہُوئی، یہ حال تھا
جسم لرزیدہ، قدم لغزیدہ، آنکھوں میں نمی

واپس آتا ہوں مدینے سے تو رنج و خُرّمی
ساتھ دیتے ہیں، دوبارہ جب تلک جاتا نہیں
رنج دوری کا، خوشی یادوں کی، دونوں ہیں رفیق
انتظارِ حاضری میں اور کچھ بھاتا نہیں

شہرِ سرکار (ﷺ) سے آتا ہوں مَیں جب بھی واپس
ساتھ لاتا ہوں تیقُّن کہ مَیں پھر جاؤں گا
یہ یقیں میرا سہارا جو نہ ہوتا ہر بار
ہجرِ طیبہ نے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا



درود و سلام

ہو نہیں سکتا اثر ابلیس کا
کیا بگاڑے گا مرا چرخِ کبُود
اوٹ سے حرفوں کی، کرتا ہوں سلام
یاد کی پوروں پہ پڑھتا ہوں درود

جو وظیفہ کبریا کا بھی، ملائک کا بھی ہے
فرض ہم پر بھی جسے اللہ نے فرما دیا
وہ پڑھا جائے ریا سے بھی تو ہوتا ہے قبول
ہے درودِ پاک سے بہتر عبادت اور کیا

آدمی گر چاہتا ہے اپنے مقصد کا حصُول
اُس پہ لازم ہے کہ وہ کوشش کرے، ہمّت کرے
قُربتِ سرکار (ﷺ) جنّت میں جسے درکار ہو
زندگی میں وہ درودِ پاک کی کثرت کرے

←

بھیجے آقا (ﷺ) پر اگر اک مرتبہ کوئی درود
رحمتیں دس اُس پہ نازل کبریا فرمائے گا
دس گناہوں کی معافی بھی اُسے مل جائے گی
اور دس درجے بلندی پر ترقّی پائے گا

خالقِ کونین کو شکوہ نہیں سرکار (ﷺ) سے
پھر گِلہ اُن سے نہیں ہے قدسیانِ عرش کو
رازِ تلقینِ درودِ پاک یُوں اِفشا کرُوں
ہے درود اُس کے لیے جس سے کوئی شکوہ نہ ہو

ساکنانِ عالمِ سفلی بھی پڑھتے ہیں درود
اِس وظیفے کا اثر ہے عالمِ علوی میں بھی
فرش سے تا عرش اک اک گوش سُنتا ہے اسے
ہے محیطِ ہر دوعالم گونج اِن الفاظ کی

مومنوں کے واسطے جاری ہُوا حُکمِ درود
پہلے اک اعلان لیکن لازمی سمجھا گیا
خالق اور اس کے فرشتے بھی ہیں مصروفِ عمل
اُمّتی اِس راستے پر کب کوئی تنہا گیا



جو درود پاک بھیجے گا نبی (ﷺ) پر صُبح و شام
اُس کے سارے کام اپنے ذمّے لے لے گا خُدا
میرے آقا (ﷺ) نے کہا، مل جائے گی اُس شخص کو
روزِ محشر سایۂ عرشِ الٰہی میں جگہ

خُود کیا اللہ نے، اور حُکم ہم کو دے دیا
مَیں بھی پڑھتا ہُوں درود اُن (ﷺ) پر، پڑھو تم لوگ بھی
جو عمل پیرا ہُوا اللہ کے اِس حکم پر
اُس کو حاصل ہوں گی اسنادِ کمالِ بندگی

بھیجتا ہے رب نبی کہ کر پیمبر (ﷺ) پر درود
اور نبی سرکار (ﷺ) تھے اُس وقت، جب آدمؑ نہ تھے
معنٰی اس کا یہ ہُوا، روزِ ازل سے تا ابَد
رب کے یہ تحفے نبی (ﷺ) کے واسطے جاری رہے

رب نے آدمؑ کو فرشتوں سے کرایا تھا سجُود
اور پڑھوایا رسولِ پاک (ﷺ) پر اُن سے درود
سجدہ تو اِک بار تھا، عامل ملائک تھے فقط
ہے درود اک تو مسلسل، ساتھ شامل ہے ودود



رب نے الاَحزاب میں جو کچھ کہا، مطلب یہ ہے
تم سے بڑھ کر ہیں تمہاری جان کے مالک نبی (ﷺ)
ہیں حَکَم اور اختتام اُن پر نُبُوت کا ہُوا
مَیں بھی پڑھتا ہوں، درود اُن پر پڑھیں سب اُمّتی

جب وظیفہ یہ خُدا کا بھی، فرشتوں کا بھی ہے
اِس سے بڑھ کر اور ہو کیا عزّت و جاہِ صلوٰۃ
قُربِ آقا (ﷺ) اُس کو جنّت میں ملے گا بے گماں
مستقل انداز میں لی جس نے بھی راہِ صلوٰۃ

بخششِ اُمّت ہی مقصُودِ درودِ پاک ہے
صاحبِ لطف و کرم ہیں صاحبِ جاہِ صلوٰۃ (ﷺ)
میرے آقا (ﷺ) پر تو خُود خالق ہے مصروفِ درود
جو ہے آگاہِ مقامِ رب، ہے آگاہِ صلوٰۃ

مَیں بھی پڑھتا ہوں، کہاں خالق نے، مومن بھی پڑھیں
ہم کہیں پھر بھی، درود اُن (ﷺ) پر خدایا بھیج تُو
کیا کریں گے، گر کہا اُس نے، کہ کہتے ہو مجُھے
تم بھی تو مصرُوف ہو اِس میں، بڑھاؤ آبرُو

ہے صلوٰۃ اللہ اور اُس کے فرشتوں کا عمل
میرے آقا (ﷺ) کے سبھی اصحابؓ کا یہ تھا شعار
یہ وظیفہ انبیاؑ و اولیاؒ کا بھی ہُوا
ایسا پاکیزہ عمل پھر کیوں نہ ہو میرا شعار

غور جو کیجے تو یہ وردِ درودِ پاک ہے
سُنّتِ ربّ و ملائک، اولیاؒ کا اِتبّاع
اِس سے بڑھ کر کُچھ پسندِ خاطرِ خالق نہیں
اور سب دنیا کی باتیں وقت کا گویا ضیاع

ہُوئی ہے شوقِ فراواں میں بارہا اپنی
خیالِ سرورِ عالم (ﷺ) سے گفتگُو پہروں
درود جب بھی پڑھا اپنے گھر میں ہم نے رشیدؔ
دل و نظر کا بنے جُزوِ رنگ و بُو پہروں

برگزیدہ ہستیوں پر رب نے بھیجا ہے سلام
اُن کو یہ اِعزاز بس اک مرتبہ بخشا گیا
میرے آقا (ﷺ) پر درودِ پاک کا ہے التزام
اور خالق اِس میں ہے مشغول تا روزِ جزا

جب کریں وِردِ درودِ پاک تو ہم سوچ لیں
سَلِّمُوا کے ساتھ تَسلِیمًا کا ہے خاص اہتمام
مُصطفٰی (ﷺ) کی عظمت و تکریم و احکامات کو
ہم کریں تسلیم صِدقِ دل سے تو ہوگا سلام

پیش کرتے ہیں سلام ان (ﷺ) پر تشہُّد میں جو لوگ
وہ ہیں اِس لائق کہ اپنے آپ پر بھیجیں سلام
اَلعِبَادُ الصَّالِحِینَ، اور لوگ دائیں بائیں کے
ہے بجا، پھر ہو سلام اُن پر بھی، اور بِالاِلتزام

دل ہی دل میں طیبہ تک جا پہنچتا ہوں پل میں
اُن (ﷺ) کا نام لے لے کر جھوم جھوم جاتا ہوں
جب سلام پڑھتا ہوں درمیاں تشہُّد کے
پیشِ حضرتِ داور جھوم جھوم جاتا ہوں

رازیٔ خُوش فکرؔ نے ارشاد فرمایا ہے یُوں
مت ہو مُستغفِر، تو بھیج آقا و مولا (ﷺ) پر صلوٰۃ
پھر جو فرمائیں گے استغفار وہ (ﷺ) تیرے لیے
رد وہ ہو سکتا نہیں، سو بات کی ہے ایک بات

حِدّت سے بُھن رہے تھے جو، وہ اور لوگ تھے
ظاہر تھا فرق حشر کو اصل اور کھوٹ میں
ہونٹوں پہ تھی درود کی تسبیح اور ہم
سستا رہے تھے سایۂ رحمت کی اوٹ میں

ہیں تو مصروف انتظاماتِ قیامت میں ملک
پر وہ غافل رہ نہیں سکتے درود پاک سے
ہمنواؤں سے رعایت تو کریں گے کُچھ نہ کُچھ
اُن کو بھی، ہم کو بھی اُلفت ہے شہِ لولاک (ﷺ) سے

"نام میرا سُن کے جو پڑھتا نہیں مجھ پر درود"
میرے آقا (ﷺ) نے کہا "بدبخت ہے وہ آدمی"
جو ہُوا مشغول تقلیدِ خُدائے پاک میں
ہر سفر پر مستعد، خُوش رخت ہے وہ آدمی

جو نبی (ﷺ) کا نام سُن کر بھی نہ پڑھتا ہو درود
وہ ذلیل و خوار ہے، ظالم ہے اور بدبخت ہے
کہتے ہیں آقا (ﷺ)، مِرا اُس سے تعلق کُچھ نہیں
جو چھٹا اُن (ﷺ) سے چھٹا خالق سے، یہ کُلیہ ہے طے

سرورِ کونین (ﷺ) کا اِرشاد یہ مشہور ہے
بھولنا مت، نام سُننا جب مِرا، پڑھنا درود
بھول ہے یہ مُختلف دُنیا کی ہر اک بھول سے
راستہ جنّت کا وُہ بھُولے گا جو بھُولا درود

ترمذی میں اور نسائی میں، ابُوداؤد میں
اک حدیثِ پاک کہ مشہور ہے، منقُول بھی
مانگنے والا جو مانگے گا، وہ پائے گا، اگر
ہو وہ دورانِ دُعا صلوات میں مشغول بھی

کوئی ہو بیمار، کیسے ہی مَرض کا ہو شکار
یا معاشی طور پر نادار ہو، بدحال ہو
وہ اگر وِردِ درودِ پاک کر لے اختیار
ہر مصیبت، ہر پریشانی کا اِستیصال ہو

مشکلوں کا وقت ہو، یا ہو مصائب کی گھڑی
فکر کی کیا بات، جب ہو ساتھ لُطفِ کردگار
پڑھیے تعداد اِک مُعیّن کر کے روزانہ درود
اُنگلیوں پر گِن کے یا تسبیح پر کر کے شُمار

←

چند مومن جمع ہو، ہوں مجلسیں برپا کہیں
دُنیوی مقصد ہی ہو پیشِ نظر چاہے کوئی
کم سے کم اک مرتبہ پڑھ لیں درودِ پاک وہ
ورنہ ہو سکتے ہیں وہ حُضّار سارے دوزخی

قبر میں پہنچے گا جب عامل درودِ پاک کا
روشنی پائے گا انوارِ رسُولِ پاک (ﷺ) سے
گھیر لے گی اُس کو جنّت کی فضائے مُشکبار
یُوں مُشرّف ہوگا دیدارِ رسُولِ پاک (ﷺ) سے

دارمی میں اور نسائی میں لکھی ہے یہ حدیث
کچھ ملائک پھرتے رہتے ہیں زمیں پر جا بجا
جب وہ پاتے ہیں کہ پڑھتا ہے کوئی مومن درود
یہ خبر لے کر درِ آقا (ﷺ) پہ ہوتے ہیں رسا

نقل ہے عمّارِ یاسرؓ اور انسؓ سے یہ حدیث
اک فرشتہ، ہے مقرّر جو درِ سرکار (ﷺ) پر
عرض کرتا ہے کہ آقا (ﷺ) اب فُلاں ابنِ فُلاں
نذر کرتا ہے درودِ پاک کے لعل و گہر

❖❖❖❖

اُسوۂ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیروی سرکارِ والا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نہ گر کرتے شعار
طالبانِ حق حقیقت کو نہ پا سکتے کبھی
کامرانی نقشِ پائے مُصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا فیض ہے
کامیابی اُسوۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے باعث ملی

ہم کو آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے دِیا کچھ ایسا اُسلوبِ حیات
راز مضمر جس میں ہے انسان کی بہبُود کا
کامیابی دین و دنیا میں کوئی چاہے اگر
ہو مقلِّد دل سے وہ پیغمبرِ معبود (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا

اِس میں صفاتِ ذات کی واضح جھلک ملے
دیکھے جو کوئی اُسوۂ کامل کا آئنہ
لیکن یہ شرط ہے، سُنے گوشِ نیوش سے
صیقل کرے خُود آپ کوئی دل کا آئنہ

←

ہم سبھوں کو پیار ہے بے انتہا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے
اور، دلوں میں بھی اِرادت کا ہے اک گہرا اثر
کاش مُنتج ہو یہ اُلفت، یہ اِرادت، اے خُدا
اُسوۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی تقلید کے اِحساس پر

جب عمل اپنا نہیں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے اَحکام پر
مانتے ہیں اُن کو اپنے پاس ہم موجُود کیوں
ہے اگر دعوٰی ہمیں عشقِ رسولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا
اپنے چہرے معصیت سے ہیں غُبار آلُود کیوں

عدُوئے جاں جو رہے، اُن کے واسطے بھی رشیدؔ
مِرے حضُور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے بابِ کرم کُشادہ رکھا
بڑا ہے وہ، جو چلا اِس روش پہ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی
وہ کامیاب ہے جس نے یہی ارادہ رکھا

شک کی گنجائش نہ اب ہے، اور نہ تھی اِس میں کبھی
خالق و مالک نے جب یہ بات کر رکھّی ہے طے
سارے کاموں کے لیے دیکھیں گے ہم سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو
اُنؐ کا اُسوہ ہی جہاں میں لائقِ تقلید ہے



سیرتِ سیّدِ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذہنِ انساں اور تہذیب و تمدّن میں کبھی
انقلاب آ ہی نہ سکتا تھا بغیرِ مُصطفیٰ (ﷺ)
اُن (ﷺ) کی تعلیمات و ارشادات ہی کا فیض ہے
ارتقا انسانیت کا یہ جو دنیا میں ہُوا

وہ تو قسمت تھی کہ بعثت ہو گئی سرکار (ﷺ) کی
ورنہ باندھے بیٹھی تھی انسانیت رختِ سفر
بحرِ زخّارِ ضلالت سے نکلتے کس طرح
دستگیری آپ (ﷺ) کی سیرت نہ فرماتی اگر

خُلق جن سے بڑھ کے دنیا میں کسی کا بھی نہیں
مُسندِ احمد میں ہے، وہ بھی یہ کرتے تھے دُعا
جس طرح تخلیق فرمائی گئی احسن مِری
اِس طرح اَخلاق بھی اَحسن عطا کر، اے خُدا!

←

دُکھ بہت کُفّارِ مکّہ نے دیے سرکار (ﷺ) کو
بددُعا کا پھر بھی اِس جانب سے اندیشہ نہ تھا
رحمتٌ للعالمیں (ﷺ) تھے مُحسنِ انسانیت
اِھْدِ قَوْمِیْ میرے آقا (ﷺ) کی رہی دائم دُعا

اک روایت کی ہے جُندب بن جُنادہؓ نے رشیدؔ
یہ کہا آقا (ﷺ) نے، ہو جائے جو سونے کا اُحد
تین راتیں بھی نہ گزری ہوں تو مَیں سب بانٹ دوں
اور، اِس سب کچھ سے اِک دینار بھی رکھوں نہ خُود

بھوکے رہتے آپ (ﷺ) یا کھا لیتے اک آدھی کھجور
اپنا سب کچھ روز مسکینوں میں دیتے تھے لُٹا
ہفتوں چُولھا ہی نہ جلتا تھا مِرے آقا (ﷺ) کے گھر
یہ مِرے سرکار (ﷺ) کا خُودِ اختیاری فقر تھا

اُن (ﷺ) کی خدمت میں گزارے تھے اَنسؓ نے سات سال
وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس دوران میں اک بار بھی
یہ نہ فرمایا نبی (ﷺ) نے، کیوں کِیا تم نے یہ کام
یا فُلاں تو کام کر لیتے کہ وُہ تھا لازمی

❖❖❖❖

سُنّتِ رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام

سُنّتیں سرکارِ والا (ﷺ) کی ہیں ساری محترم
عالمانِ دیں کو لیکن ایک سُنّت یاد ہے
میں یہ کہتا ہوں کہ مُشکل سُنّتیں جو چھوڑ دے
اُس کی دنیا رائیگاں ہے، عاقبت برباد ہے

کیا نہ تھے آقا (ﷺ) سہارا ناتوانوں کے لیے؟
کام اپنے ہاتھ سے اُن کے، کیا کرتے نہ تھے؟
کیا اُٹھاتے تھے نہ کاندھوں پر وہ ناداروں کا بوجھ
یہ عمل جن کا نہیں، وہ تارکِ سُنّت ہُوئے!

مسجدِ سرکار (ﷺ) میں کافر کرے بوَل و براز
صاف کرنے میں تامّل کچھ نہ ہو سرکار (ﷺ) کو
کچھ سزا اُس کو نہ دیں آپ (ﷺ) اور نہ کچھ شکوہ کریں
یہ ہے سُنّت دوستو! اپناؤ اِس کردار کو

بخششوں کے آپ (ﷺ) داعی، فقر شیوہ آپ کا
اپنا دے دیتے تھے سب کچھ وہ خُدا کی راہ میں
اپنے دل کو اور شکم کو تم ٹٹولو، دوستو!
فضل کتنا تم میں ہے اور مُصطفیٰ (ﷺ) کی راہ میں

ہفتوں کھاتے تھے نہ کچھ آقا (ﷺ) کھجوروں کے سوا
یہ بھی ہے سُنّت نبی (ﷺ) کی واعظو، اے مفتیو!
ایک ہی سُنّت کی کرتے ہو مگر تبلیغ تم
زندگی میں چار دن ایسا بھی کر کے دیکھ لو

غزوۂ خندق سے ملتا ہے مشقّت کا سبق
باندھے پتھّر پیٹ پر سرکار (ﷺ) نے، بھُوکے رہے
یہ بھی تو سُنّت ہے آقا (ﷺ) کی فقیہو، عالمو!
پیٹ اِس حد میں رہے جس پر کہ پتّھر بندھ سکے

مسجدِ تقویٰ بنی یا مسجدِ طیبہ بنی
مٹّی گارا آپ سرکارِ جہاں (ﷺ) ڈھوتے رہے
مولوی ایسا بھی دیکھا ہے کسی نے آج تک
جس کو یہ سُنّت مِرے سرکار (ﷺ) کی اچھی لگے

اپنوں بیگانوں میں تھا جُود و سخا کا غلغلہ
تھی مُسلّم ہر طرف سرکار (ﷺ) کی داد و دہش
تم کہاں کے عاملِ سُنت ہو، سوچا بھی کبھی!
تم تو خود سائل بنے ہو، ہو سخا سے دستکش

اپنی جیبوں کو کُھلا رکھتے ہو ہدیوں کے لیے
کون سی سُنّت ہے جس پر تم عمل کرتے ہو یُوں
ہدیہ گر لیتے تو اُس سے بڑھ کے دیتے تھے نبی (ﷺ)
پھر بھی تم سُنّت کے داعی ہو تو میں حیران ہُوں

اک بڑا رومال کاندھوں پر، عصا ہاتھوں میں ہے
تم عمامہ پوش ہو، مسواک مُنہ میں لائے ہو
تارکِ سنّت کو منبر پر ابھی کوسو گے تم
کیا کبھی آقا (ﷺ) نے بھی شلوار پہنی تھی؟ بتاؤ!

مولوی ڈاڑھی کی سُنت کا تو کرتا ہے خیال
اس سے پوچھو، یہ کلاشنکوف بھی سنت ہے کیا
جان کس دن میرے آقا (ﷺ) کو عزیز اتنی ہوئی
کب حفاظت کے لیے سرکار (ﷺ) نے ایسا کیا؟



تعلیماتِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اک شرف انسانیت کا ہے تو بس وہ علم ہے
علم ادراکِ حقیقت ہی کا ہے اسمِ جلی
مَہد سے تم کو لحد تک جستجُو ہو علم کی
صاحبِ ایمان لوگوں کو ہے ارشادِ نبی (ﷺ)

یہ عَرفجہؓ سے روایت ہے، مرے سرکار (ﷺ) نے
اتحاد و ارتباطِ قوم کی تعلیم دی
تفرقہ ڈالے جو تم میں، جو ہو وجہِ انتشار
اُس کی گردن کو اُڑا دو، چاہے جتنا ہو قوی

اُمتِ آقا (ﷺ) کا ہے مُفلس ترین انسان، جو
حشر میں لایا نماز و روزہ و حج و زکوۃ
لیکن اس نے مال کھایا، خوں بہایا تھا کوئی
یہ کہا سرکار (ﷺ) نے، اُس کی نہیں ہوگی نجات

ہے بیاں مُسلم میں سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حدیث
دوستو! محمودؔ کے دل کو جو بھائی ہے بہت
"سمجھے وہ اپنے کسی مُسلم برادر کو حقیر
ایک اِنساں کے لیے اتنی بُرائی ہے بہت"

رحم جو کرتا ہے مخلوقِ خُدا کے حال پر
رحم فرماتا ہے اُس بندے پہ خلّاقِ جہاں
ہے یہ ارشادِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، جو رحم خُود کرتا نہ ہو
رحم اس بدبخت پر خالق بھی کرتا ہے کہاں

اک روایت کی ہے یوں نوّاس بن سمعانؓ نے
میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا، نیکی تو حُسنِ خُلق ہے
معصیت وہ ہے کہ لوگوں سے تجھے آئے حجاب
جس سے پیدا ہو ترے اندر خلش سی پے بہ پے

کون طاقتور ہے، فرمایا مِرے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
وہ نہیں ہے جو کسی اِنساں کو کُشتی میں گرائے
وہ ہے زور آور، اُسی کو لوگ طاقتور کہیں
حالتِ غیظ و غضب میں نفس پر قابو جو پائے

یُوں روایت کی ہے عبداللہ ابنِ عمروؓ نے
میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا، وہ ہے منافق آدمی
جھُوٹ بولے، پاسداری عہد کی کرتا نہ ہو
ہو امانت میں خیانت جس کا رازِ زندگی

میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا، مومن حقیقت میں وہ ہے
مبتلائے رنج مومن ہو تو وہ اُس کو بچائے
ایسا کرنے سے وہ گویا کر رہا ہے اہتمام
حکمِ خالق اُس کو ہر دکھ سے رہائی کا سُنائے

اس لیے برباد پہلی اُمّتیں ہوتی رہیں
ہے بُخاری میں کہ اُن میں عدل کا فقدان تھا
صاحبِ ثروت سے تو پُرسش نہ ہوتی تھی کوئی
اور غریبوں کے لیے قانون کا زندان تھا

حکمِ حاکم مان لو، چاہے وہ ہو حبشی غلام
جس کا سر انگور کے مانند چھوٹا سا بھی ہو
لیکن آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا، جو معصیت کا حکم دے
تم کبھی اس باب میں اُس کی اطاعت مت کرو

قطعاتِ نعت

مُسندِ احمد میں یہ فرمانِ سرور (ﷺ) نقل ہے
خالق و مالک کے محبُوبِ مکرّم (ﷺ) نے کہا
پہنچیں اپنی انتہا کو خوبیاں اَخلاق کی
اِس لیے مجھ کو یہاں مبعوث فرمایا گیا

نقل ہے یہ ترمذی میں اورابُوداؤد میں
خُلق میزانِ عمل کی سب سے بھاری چیز ہے
خَلقِ خلّاقِ جہاں کے ساتھ خُوش خُلقی کرو
ایسا ارشادِ مبارک بیہقی میں نیز ہے

ترمذی، مُسلم، بُخاری اور ابُوداؤد میں
ماں کی خدمت کے حوالے سے یہی مذکور ہے
جو سلوک اچھّا ہے، پہلی مستحق اُس کی ہے ماں
جانتے ہیں سب، یہ ارشادِ نبی (ﷺ) مشہور ہے

عمرو ابنُ العاصؓ کے بیٹےؓ نے پائی یہ حدیث
چاہیے اولاد کو، چاہے رِضا وہ باپ کی
یہ رِضا جُوئی رِضا مندیٔ خالق ہی تو ہے
ترمذی میں نقل فرمائی گئی بات آپ (ﷺ) کی

←

قطعاتِ نعت

ابنِ ماجہ میں ہے، یہ سرکار (ﷺ) سے پُوچھا گیا
کتنا حق اولاد پر ماں باپ کا ہے یا نبی (ﷺ)!
"وہ تمھارے واسطے جنّت بھی ہیں، دوزخ بھی ہیں"
مُجملاً اللہ کے محبُوب (ﷺ) نے یہ بات کی

ذلّت و خواری مقدّر ہو گئی اُس شخص کا
پایا جس بندے نے اپنے بُوڑھے ماں اور باپ کو
جب بھی خدمت کی نہ اُن کی، تو کہا سرکار (ﷺ) نے
لازماً اُس کو سزا نارِ جہنّم کی تو ہو

ہم کو آقا (ﷺ) نے معیشت کے بتائے وہ اصُول
ہوں عمل پیرا جو اُن پر، ہم کو حاصل ہو ثمر
اکتناز و احتکارِ زر کبھی ممکن نہ ہو
ہم رکھیں پیشِ نظر تعلیمِ آقا (ﷺ) کو اگر

میرے آقا (ﷺ) نے بتائی ہیں کمائی کی حدود
خرچ کرنے میں بھی کی ہے رہنمائی آپ (ﷺ) نے
سب سے بہتر خرچ کرنا ہے خدا کی راہ میں
راہ یہ اپنے عمل سے خُود دکھائی آپ (ﷺ) نے



بعض واقعاتِ سیرت

ایک ماں بیمار بیٹے کو جو لائی اُن (ﷺ) کے پاس
اک کھُلے برتن میں پانی میرے آقا (ﷺ) نے لیا
اُس میں کُلّی کر کے پانی دے دیا خاتون کو
وہ پیا بچّے نے اور اچھا ہوا، اچھا رہا

ایک شخص آیا مرے سرکار (ﷺ) کے دربار میں
بکریوں کے ایک ریوڑ کا کیا اُس نے سوال
جانور جتنے تھے اک گھاٹی میں، اُس کو دے دیے
مرحبا حُسنِ سخاوت، حَبّذا جود و نوال!

اک صحابیؓ تحفے دیتے تھے مرے سرکار (ﷺ) کو
تھے غریب اور تحفے سارے لے کے آتے تھے اُدھار
بعد میں دُکان والے کو بھی لے آتے تھے وہ
اور، اُدھار اُن کا مرے سرکار (ﷺ) دیتے تھے اُتار

بدر میں حضرت عُکاشہؓ سے جو ٹُوٹی اُن کی سیف
اُن کو اک ٹہنی عطا کر دی مرے سرکار (ﷺ) نے
ہاتھ میں آئی عُکاشہؓ کے، تو وہ تلوار تھی
پھر اُسی سے مار کھائی عمر بھر کُفّار نے

سر سے پاؤں تک زِرہ میں تھا عُبیدہ بن سعید
آنکھ میں اُس کی، ترازُو ایک نیزہ ہو گیا
نیزہ یہ عوّام کے بیٹےؓ نے مارا تھا اُسے
جو بطورِ یادگار آقا (ﷺ) نے اُنؓ سے لے لیا

مُشک نے صفراء کو عرصے تک رکھا آغوش میں
جس جگہ پر بھی عُبیدہ ابنِ حارثؓ کی لحد
بدر میں پاؤں کٹا اور بعد میں پائی وفات
میرے آقا (ﷺ) نے کہا اُن کو شہیدِ مستند

بے نیام آقا (ﷺ) نے کی تلوار اُحد کی جنگ میں
اور کہا، وہ کون ہے، حق جو کرے اِس کا ادا
چہرۂ کُفّار پر ایسی لگے، ٹیڑھی ہو یہ
بُو دُجانہؓ نے یہ لی، پھر حق ادا اُس کا کیا

طلحہؓ تنہا تھے حفاظت کے لیے سرکار (ﷺ) کی
کہتے ہیں صدیقؓ (محبوبِ حبیبِ کبریا (ﷺ))
یہ کہا سرکار (ﷺ) نے طلحہؓ کے بارے میں مجھے
اِس نے اپنے آپ پر جنت کو واجب کر لیا

اُنگلیاں اُن کی ہوئیں شل، آئے اُنتالیس زخم
یہ اُحد میں طلحہؓ تھے، بیٹے عُبیداللہ کے
چلتا پھرتا دیکھنا چاہے کوئی انساں شہید
ترمذی میں ہے، کہا آقا (ﷺ) نے، ان کو دیکھ لے

میرے آقا (ﷺ) کی حفاظت کو زیاد ابنِ سکنؓ
بعد مُصعبؓ یوں اُحد کی جنگ میں آگے بڑھے
کافروں کا حلقہ توڑا، ہو گئے زخموں سے چُور
سر رکھا آقا (ﷺ) کے قدموں پر، خُدا سے جا ملے

بیٹیاں حضرت ابوسفیان بن حارثؓ کی تھیں
بوالنبات ان کی تھی کُنیت ان سے الفت کے سبب
گھر چلے جاتے تھے میدانِ اُحد سے بار بار
لڑتے لڑتے جان دی، تنہا ہوئے سرکار (ﷺ) جب

دانت آقا (ﷺ) کا ہُوا جنگِ اُحد میں جب شہید
خُود جو تھا، کُھب گیا وہ بھی رسولِ پاک (ﷺ) کے
بُوعُبیدہؓ نے نکالی میخ دانتوں سے جونہی
سامنے کے دانت دو اُن کے بھی قرباں ہو گئے

جو مسلماں دوڑ اُٹھے تھے اُحد کی جنگ سے
اُن کو اُمِّ ایمنؓ آگے سے مِلیں آتی ہوئی
یوں لگیں کہنے اُنھیں للکار کر، اے بزدلو!
تکلے لے لو، اور تلواریں ہمیں دے دو ابھی

فاطمہؓ حمزہؓ کی بیٹی، ڈھونڈتی تھیں باپ کو
جب اُحد کے بعد آقا (ﷺ) شہر میں داخل ہوئے
فاطمہؓ نے باپ کے بارے میں پوچھا آپ (ﷺ) سے
"میں ہُوں تیرا باپ" یہ فرما دیا سرکار (ﷺ) نے

ہاتھ رکھ کر اُن کی آنکھوں پر، کہا سرکار (ﷺ) نے
کون ہے وہ، جو خریدے، آج بِکتا ہے غلام
اِس پہ بولے، مَیں ہوں کم قیمت، تو آقا (ﷺ) نے کہا
قیمتی ہے بارگاہِ حق میں زاہر بن حرامؓ

بادشاہوں کو مرے سرکار (ﷺ) نے لکھے خطوط
تاکہ ظاہر اُن پہ ہو حقّانیت اسلام کی
پھاڑ ڈالا شاہِ ایراں نے جو مکتوبِ حضور (ﷺ)
سلطنت اُس کی بہ سُرعت پارہ پارہ ہو گئی

حارثہ بن عمرو کے لوگوں کو مکتوبِ رسُول (ﷺ)
جب ملا تو جُرم اُن سے ہو گیا تضحیک کا
سلب فرمائی خدا نے عقل اُن کی اِس طرح
فرد مخبوطُ الحواس اُن میں ہر اِک اب تک ہُوا

دُوسروں سے بات کرتا ہے پسِ پردہ خُدا
یہ کہا آقا (ﷺ) نے، ابنِ عمروؓ سے کی رُو برُو
پیشِ رب ہو کر بھی جو یہ التجا کرتے رہے
بھیج دنیا میں، بہاؤں پھر تری رہ میں لہُو

آخری حج، اُونٹ پر سرکار (ﷺ)، کوڑا ہاتھ میں
لگ گیا وہ اِک صحابیؓ کو، جو لپٹے پاؤں سے
یہ ہے کوڑا، آقا (ﷺ) بولے، اِس سے بدلہ مجھ سے لو
لے کے کوڑا ہاتھ میں، وہ پاؤں کو چُوما کیے



تربیت یافتگانِ رسولِ پاک ﷺ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

جن سے راضی ہو گیا خالق، وہ راضی اُس سے ہیں
اُن کی خاکِ پا سے کم تر ہیں سب انسانوں کے سر
مل گئیں یہ عزّتیں، یہ رفعتیں، یہ عظمتیں
ایک بار ایمان کی آنکھوں سے اُن (ﷺ) کو دیکھ کر

جب کیا جبّار نے ابنِ فُہیرہؓ کو شہید
آخری الفاظ اُن کے تھے کہ پالی ہے مُراد
جانبِ افلاک نعش اُن کی روانہ پھر ہُوئی
یُوں ہوئی گویا پذیرائی حُسنِ اعتقاد

اک صحابیؓ ہی کا نام آیا فقط قرآن میں
زید ابنِ حارثہؓ کا یہ تخصّص ہو گیا
اک شہید ایسا ہے جس کی نعش غائب ہو گئی
صرف عامر بن فُہیرہؓ ہی کو یہ تمغا ملا

قطعاتِ نعت

عمر سولہ سال، خواہش جنگ کی، حضرت عُمیرؓ
پہلے تو آقا (ﷺ) نے واپس بھیجنا چاہا اُنھیں
پھر اجازت دی تو وہ بے انتہا خوش ہو گئے
اور، آخر مل گیا رتبہ شہادت کا اُنھیں

میرے آقا (ﷺ) کی کفالت میں رہے حضرت حُسینؓ
اور رہے حضرت علیؓ بھی اُن کی زیرِ تربیت
شہرِ علم آقا (ﷺ) تھے، باب اس کا ہوئے زوجِ بتولؓ
اور ہوا شبیرؓ کو ذوقِ شہادت مرحمت

روز کرتے تھے دُعائیں دل سے ابنِ مخرمہؓ
جوڑ جوڑ اُن کا ہو زخمی، وہ کریں ایسے جہاد
بارہ ہجری میں، یمامہ میں شہادت یُوں ہُوئی
جوڑ سب زخمی تھے۔ ابنِ مخرمہؓ پائندہ باد!

آقا (ﷺ) مہِ ہُدیٰ ہیں تو تارے بڑے بڑے
بُوبکرؓ یا عمرؓ ہیں، یا عثمانؓ یا علیؓ
اول نبی (ﷺ) کا نعرہ ہو، پھر "حق چاریار"
بعد اس کے، کہ دیں سارے مسلمان "یا علیؓ"



ماہنامہ ”نعت“ لاہور

جنوری ۱۹۸۸ سے باقاعدہ اشاعت

ہر شمارہ ۱۱۲ صفحات

ہر ماہ چار رنگا خوبصورت سرورق

دیدہ زیب کتابت اور کمپوزنگ

معیاری طباعت

نامور ادیب، معروف نعت گو شاعر اور ممتاز محقق راجا رشید محمود کی

ادارت

ہر شمارہ نعت یا سیرت کے موضوع پر گرانقدر تالیف

آئندہ کے لئے

سال میں تین خصوصی اشاعتیں (چار چار سو صفحات سے زائد)

قیمت فی شمارہ پندرہ روپے۔ زر سالانہ دو سو روپے

قیمت اشاعت خصوصی: ۶۰ روپے

راجا اختر محمود

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰

فون : ۷۴۶۳۶۸۴